روحانی خزائن

تصنیفات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

جلد ۱۴

نجم الہدیٰ ۔ رازِ حقیقت ۔ کشف الغطاء

ایام الصلح ۔ حقیقۃ المہدی

دیباچہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بابرکت تصانیف اس سے قبل رُوحانی خزائن کے نام سے ایک سیٹ کی صورت میں طبع ہوچکی ہیں لیکن ایک عرصہ سے نایاب ہونے کی وجہ سے اس بات کی شدت سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ اس رُوحانی مائدہ کو دوبارہ شائع کر کے تشنہ روحوں کی سیرابی کا سامان کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا بیحد احسان ہے کہ اسکی دی ہوئی توفیق سے خلافت رابعہ کے بابرکت دور میں اب ان کتب کو دوبارہ سیٹ کی صورت میں شائع کیا جارہا ہے۔ یہ کتب اکثر چونکہ اُردو زبان میں ہیں اور اُردو دان طبقہ کی اکثریت پاکستان میں ہے اس لئے مناسب تو یہ تھا کہ ان کتب کی اشاعت بھی پاکستان میں ہوتی۔ لیکن ناگزیر مشکلات کی وجہ سے مجبوراً بیرون پاکستان سے ہی ان کی اشاعت کا فیصلہ کرنا پڑا۔

اس ایڈیشن کے سلسلہ میں چند امور قابل ذکر ہیں۔
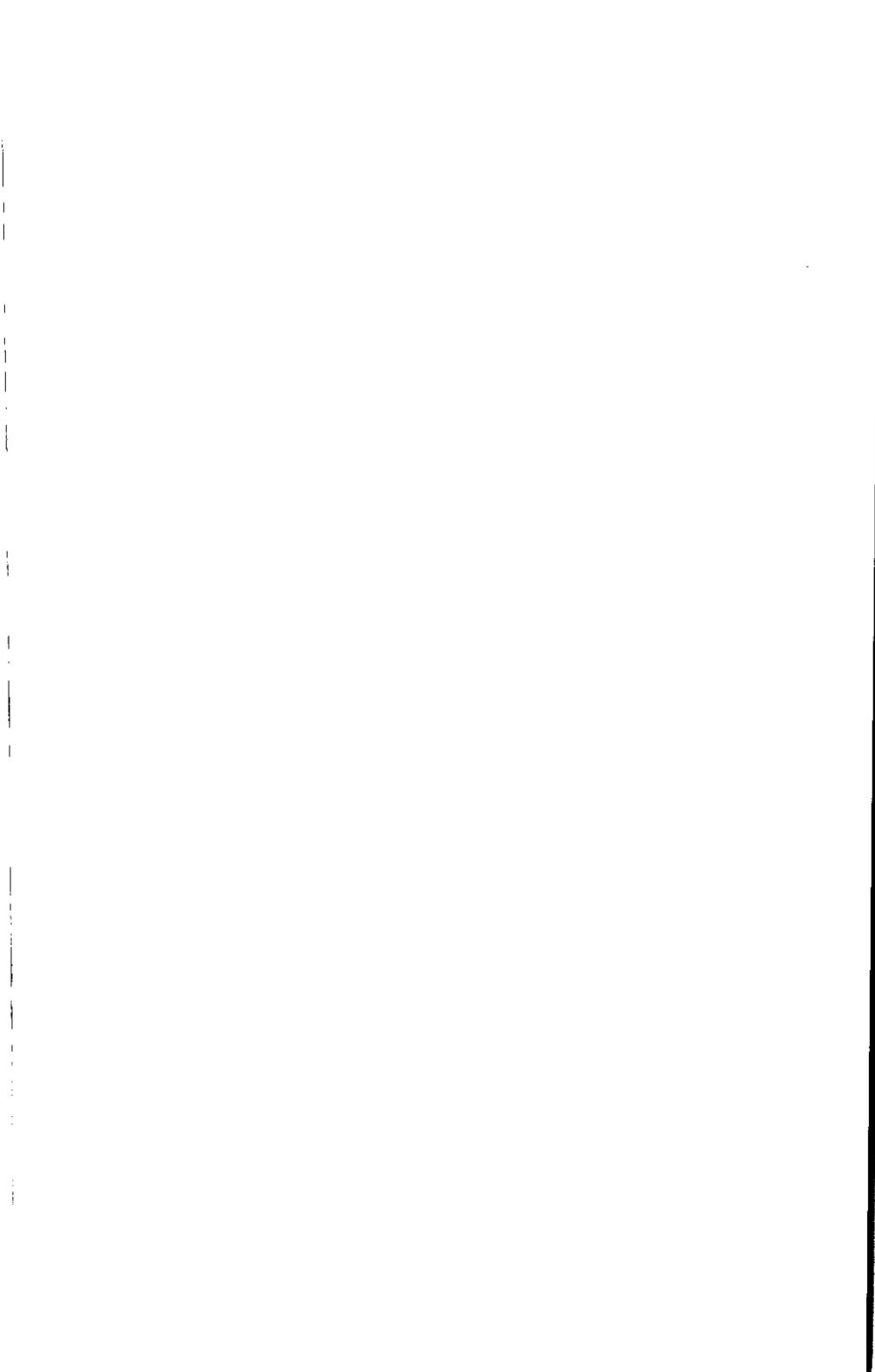
ا۔ قرآنی آیات کے حوالے موجودہ طرز پر (نام سورۃ : نمبرآیت) نیچے حاشیہ میں دیئے گئے ہیں۔

ب۔ سابقہ ایڈیشن سے محض کتابت کی غلطیوں کی تصحیح کی گئی ہے۔

ج۔ ہاتھ سے لکھی ہوئی انگریزی عبارات کو صاف TYPE میں پیش کیا گیا ہے۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ سعید روحوں کو ان رُوحانی خزائن کے ذریعہ راہِ ہدایت نصیب فرمائے اور ہماری حقیر کوششوں کو قبولیت بخشے۔ آمین

خاکسار

الناشر

مبارک احمد ساقی ایڈیشنل ناظر اشاعت

۲۰ نومبر ۱۹۸۴ء

رُوحانی خزائن ۱۴ کی یہ چودھویں جلد ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مندرجہ ذیل پانچ تالیفات پر مشتمل ہے:-

(۱) نجم الہدیٰ (۲) رازِ حقیقت (۳) کشف الغطاء (۴) ایام الصلح (۵) حقیقۃ المہدی

نجم الہدیٰ

اِس کتاب کی تاریخ اشاعت ۲۰ نومبر ۱۸۹۸ء ہے۔ آپؑ نے یہ کتاب صرف ایک دن میں لکھی جمعرات کو آپ نے لکھنی شروع کی اور جمعہ کی صبح کو آپ نے اِسے مکمل کر دیا۔ (ص۱۸ جلد ہذا)

یہ کتاب بڑی تقطیع پر شائع کی گئی۔ اِس میں چار زبانوں عربی، اردو، فارسی اور انگریزی کیلئے چار کالم رکھے گئے۔ اصل کتاب حضرت اقدسؑ نے عربی میں لکھی اور اس کا اردو ترجمہ بھی خود ہی کیا لیکن فارسی ترجمہ دوسرے دوستوں نے کیا (ص۱۹) ابھی انگریزی ترجمہ نہیں ہوا تھا کہ آپؑ نے یہ کتاب شائع فرما دی۔ نجم الہدیٰ کا انگریزی ترجمہ خلافتِ ثانیہ کے عہد میں خان بہادر چوہدری ابوالہاشم خان صاحب نے کیا اور "The Lead Star" کے نام سے شائع کیا۔

ہم نے روحانی خزائن کی جلدوں کے سائز $\frac{20\times26}{8}$ پر شائع کرنے کے لئے عربی اور اردو کو دو کالموں میں اور فارسی ترجمہ کو حاشیہ میں درج کر دیا ہے۔

اِس کتاب کی تالیف کی غرض آپ نے منکرین پر اتمام حجت اور امت کے غافل اور لاپروا لوگوں سے اظہارِ ہمدردی فرمائی ہے اس لئے کہ آپ کی دعوت کے قبول کرنے میں ان کی بھلائی ہے اور یہ

اُن تحریروں کا بدل ہے جو اُن دنوں مخالفوں کی طرف سے نکلیں اور اس میں عمدہ عمدہ ملّت اسلامی کے نکتے اور دقائق بیان کئے گئے ہیں۔ اور یہ رسالہ مخالفوں کے لئے ایک فریاد رس ہے۔ (ص۱۸-۱۹)

اِس رسالہ میں حضرت اقدسؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے مبارکہ **"احمد"** اور **"محمد"** کی حقیقت نہایت دلکش انداز میں بیان فرمائی ہے۔ اور آپؐ کے ایسے کمالات اور محاسن کا ذکر فرمایا ہے جن سے آنحضورؐ کا سب انبیاء سے بالا و برتر ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ نیز دجّالی فتن اور ان فتن کے ازالہ کے لئے اپنا خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور و مبعوث ہونا بدلائل قاطعہ ثابت فرمایا ہے۔

"رازِ حقیقت"

یہ رسالہ ۳۰ر نومبر ۱۸۹۸ء کو شائع ہوا۔ اس رسالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صحیح حالات زندگی درج فرمائے ہیں اور ان کے صلیب پر سے زندہ اتارے جانے اور سفر کشمیر اختیار کرنے اور سری نگر محلہ خان یار میں اُن کی قبر کے موجود ہونے پر روشنی ڈالی ہے اور اُن کی مزار کا نقشہ بھی دیا ہے۔

مولوی محمد حسین بٹالوی نے اپنی عربی دانی کا سکّہ جمانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ایک عربی الہام اتعجب لامری پر جو یہ اعتراض کیا تھا کہ عجب کا صلہ لام نہیں آتا اِسکا نہایت معقول اور مدلّل جواب احادیث نبویّہ اور زبان عرب کے محاورات کی مثالیں پیش کرکے دیا ہے جس سے مولوی محمد حسین بٹالوی کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق سخت ذلّت ہوئی اور علمی پردہ دری ہوئی۔ نیز اشتہار مباہلہ کی حقیقت بیان فرمائی ہے جس کی وجہ سے بٹالوی نے آپؑ کے خلاف گورنمنٹ کے پاس بہت سی شکایات کرکے اور گمراہ کن اطلاعات پہنچا کر غلط فہمیاں پیدا کرنے کی کوشش کی تھی۔

"کشف الغطاء"

یہ رسالہ ۲۷ر دسمبر ۱۸۹۸ء کو شائع ہوا۔ چونکہ مولوی محمد حسین بٹالوی آپؑ کے اور آپؑ کے سلسلہ کے خلاف غلط واقعات گورنمنٹ کو پہنچا رہے تھے اس لئے حضرت اقدس علیہ السلام نے

یہ رسالہ بایں غرض لکھا کہ تا گورنمنٹ آپ کے اور آپ کی جماعت کے صحیح خیالات اور آپ کے مشن کے اصولوں سے واقف ہو جائے اور عام خیال کے مسلمان اور اُن کے مولوی جو فرقہ احمدیہ سے دلی عناد اور حسد رکھتے ہیں اگر حسد کی وجہ سے خلاف واقعہ امور گورنمنٹ تک پہنچائیں تو گورنمنٹ کے اعلیٰ افسر اس حقیقت کی بنا پر صحیح رائے قائم کر سکیں۔ اس لئے آپ نے اس رسالہ میں مختصر طور پر پہلے اپنے خاندانی حالات کا تذکرہ کیا ہے اور پھر اپنے مشن کے اصولوں اور ہدایات اور تعلیم کا ملخص بیان فرمایا ہے۔ اور ان غلط فہمیوں کا ازالہ کیا ہے جو آپ کے اور آپ کے سلسلہ سے متعلق معاندین سلسلہ پھیلا رہے تھے خصوصاً مولوی محمد حسین بٹالوی کے اس الزام کا کہ آپ گورنمنٹ انگریزی کے بدخواہ ہیں اور در پردہ باغیانہ ارادے رکھتے ہیں تفصیل سے جواب دیا ہے۔

نیز محمد حسین بٹالوی سے اس مباہلہ سے متعلق بیرکن بحث کی ہے جو مولوی محمد حسین بٹالوی کے دو شاگردوں مولوی ابو الحسن تبتی اور مولوی محمد بخش جعفر زٹلی کے اشتہارات مؤرخہ ۱۴ر اکتوبر ۱۸۹۸ء اور ۱۰ر نومبر ۱۸۹۸ء کو پڑھکر ۲۱ر نومبر ۱۸۹۸ء کے اشتہار میں شائع کیا تھا اور اس کی تشریح ۳۰ر نومبر ۱۸۹۸ء کے اشتہار میں کی تھی۔ اور ضمیمہ رسالہ کشف الغطاء میں مولوی محمد حسین بٹالوی کے اس انگریزی رسالہ کے متعلق ذکر فرمایا ہے جس میں اس نے عام مولویوں کے عقیدہ کے برخلاف گورنمنٹ کو یہ یقین دلانے کی کوشش کی تھی کہ وہ ایسے مہدی کے قائل نہیں جو مسیح کے آسمان سے اُترنے کے وقت کافروں سے برسرپیکار ہو گا اور کافروں کو قتل کرے گا۔ حضرت اقدس نے اس کے اس عقیدہ کو بوجوہ قاطعہ منافقانہ ثابت کیا۔ (ص۲۱۷ - ۲۲۱) اور اس کے اس الزام کا بھی جواب دیا ہے کہ گویا آپ نے اس مضمون کا کوئی الہام شائع کیا ہے کہ گورنمنٹ عالیہ کی سلطنت آٹھ سال کے عرصہ میں تباہ ہو جائیگی۔ اور گورنمنٹ سے التماس کی ہے کہ وہ اس خلاف واقعہ مخبری کا اس شخص سے مطالبہ کرے۔ (ص۲۲۶)

"ایّام الصلح"

حضرت اقدس علیہ السلام کے اشتہار مؤرخہ ۶ر فروری ۱۸۹۸ء دربارۂ طاعون کے پڑھنے کے بعد بعض نے یہ اعتراض کیا کہ لوگوں کو اوّل یہ بتانا کہ طاعون کے استیصال کیلئے فلاں تدبیر یا

فول دوا ہے اور پھر یہ کہنا کہ شامتِ اعمال سے یہ مرض پھیلتی ہے۔ ان دونوں باتوں میں تناقض ہے
اس کتاب کے شروع میں آپ نے اس اعتراض کا نہایت شرح و بسط سے جواب دیا ہے۔ دُعا اور
تدبیر اور تدبیر اور تقدیر کا فلسفہ اور ان میں باہمی موافقت اور مطابقت اور اجابتِ دُعا کی حقیقت
اور فرضیت دعا کے اسباب اور یہ کہ دنیا کی تمام حکمتیں دُعا کے ذریعہ سے ظاہر ہوئیں۔ ان جملہ امور
پر محققانہ اور حکیمانہ انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ اور سورۂ فاتحہ کی مختصر تفسیر بیان کرتے ہوئے
اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت سے ضرورت دعا اور اس کے ثمرات اور فیوض کے یقینی ہونے پر
استدلال فرمایا ہے۔ علاوہ ازیں اپنے دعویٰ مسیحیت و مہدویت کی صداقت پر نہایت مدلّل اور مؤثر پیرایہ
میں بحث کی ہے اور آخر میں شہزادہ عبدالمجید صاحب مرحوم کے ایک قریبی رشتہ دار شہزادہ والا گوہر اکسٹرا
اسسٹنٹ کے وساوس کا جواب دیا ہے۔

وجہ تسمیہ اس کتاب کا ایّام الصلح نام رکھنے کی وجہ آپ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ چونکہ
مسیح موعود کے زمانہ میں یضع الحرب کی پیشگوئی کے مطابق مذہبی جنگیں نہیں
ہونگی اور قومیں ہلاک نہیں ہونگی بلکہ ایک نئی تبدیلی سے جو دلوں میں پیدا ہوگی باطل ہلاک ہوگا۔

"اور سلامتی اور امن کے ساتھ حق اور توحید اور صدق اور ایمان کی ترقی ہوگی۔
اور عداوتیں اُٹھ جائیں گی اور صلح کے ایّام آئیں گے تب دنیا کا آخیر ہوگا۔ اسی وجہ سے
ہم نے اس کتاب کا نام بھی ایّام الصلح رکھا۔" (ص ۲۸٦)

اہمیت کتاب یہ کتاب ایک نہایت شاندار اور اہم کتاب ہے اور اس کی اہمیّت حضرت
مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد سے ظاہر ہے کہ :-

"بالآخر میں ناظرین کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ میری اس کتاب کو سرسری نظر سے
نہ دیکھیں۔ مَیں نے ان کو وہ پیغام پہنچایا ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو ملا ہے
اور مَیں یقین کرتا ہوں کہ مَیں نے سب پر حجّت پوری کر دی ہے۔" (ص ۴۲۲)

زمانۂ اشاعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ کتاب اردو میں لکھی اور اس کا فارسی ترجمہ
حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے کیا۔ یہ فارسی ایڈیشن جیسا کہ مولوی دوست محمد
صاحب مؤلف تاریخ احمدیت (جلد سوم ص ۲۴) نے لکھا ہے اگرچہ اگست ۱۸۹۸ء میں تیار ہو چکا تھا

اور اس کا اعلان بھی الحکم ۱۴ راگست ۱۸۹۸ء میں شائع ہو گیا تھا۔ مگر ایک خصوصی ضمیمہ کے ذریعہ سے اس کی اشاعت ایام الصلح اردو کی اشاعت تک (جس میں بعض اضافے کئے جانے ضروری سمجھے گئے تھے مثلاً چند نئے وساوس کا ازالہ بھی) مصلحتاً روک دی گئی۔ اور یہ دونوں کتابیں جنوری ۱۸۹۹ء میں ایک ساتھ منظر عام پر آئیں۔ (دیکھو الحکم ۱۰ر جنوری ۱۸۹۹ء صلا)

حقیقۃ المہدی

ایک عرصہ سے مولوی محمد حسین بٹالوی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف انگریزی گورنمنٹ کو بدظن کرنے کی مہم تیز کر رکھی تھی۔ دلائل کے مقابلہ سے عاجز آ کر اُس نے گورنمنٹ کو آپ کے خلاف اُکسانا اور اس مقصد براری کے لئے جھوٹی مخبریاں کرنا اپنا شیوہ بنا لیا تھا۔ اُس نے بارہا حکام کے پاس آپ پر یہ جھوٹا الزام لگایا کہ درپردہ یہ شخص باغی ہے اور مہدی سوڈانی سے بھی زیادہ خطرناک ہے اور گورنمنٹ کا ہرگز خیر خواہ نہیں ہے۔ اُسے ڈھیل دینا اور تبلیغ کرنے کی آزادی دینا ہرگز مناسب نہیں۔ اور ایک رسالہ انگریزی زبان میں چھپوایا جس میں اپنا خیر خواہ حکومت برطانیہ ہونا ظاہر کیا اور لکھا کہ وہ غازی مہدی کا جو بنی فاطمہ سے ہوگا اور مذہبی جنگیں کریگا اور سب کافروں کو مسلمان بنائیگا عقیدہ نہیں رکھتا اور نہ ہی انگریزی گورنمنٹ سے جہاد کو جائز خیال کرتا ہے اور وہ ان سب روایات کو جو غازی فاطمی مہدی کے بارہ میں آئی ہیں مجروح ضعیف اور وضعی خیال کرتا ہے اور وہ امیر کابل کے پاس بھی پہنچا اور اس سے ملاقات کے بعد اُس نے یہ دھمکی دینا شروع کی کہ وہاں چلو تو پھر زندہ نہ آؤ گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ حقیقۃ المہدی میں بٹالوی کے ایسے الزامات اور بہتانات کی مدلل طور پر تردید فرمائی ہے اور اس کے عقیدہ دربارہ مہدی کو جو اُس نے گورنمنٹ کے پاس ظاہر کیا ایک منافقانہ فعل ثابت کیا ہے۔ چنانچہ آپ نے اس رسالہ کے شروع میں فرقہ اہل حدیث کا جن کا مولوی محمد حسین سرگروہ تھا بحوالہ حجج الکرامہ مؤلفہ نواب صدیق حسن خاں جنہیں مولوی محمد حسین بٹالوی اس صدی کا مجدد تسلیم کر چکا تھا مہدی کے متعلق عقیدہ کا ذکر کیا ہے اور ان کے مقابلہ میں مہدی کی نسبت اپنا اور اپنی جماعت کا عقیدہ تحریر فرمایا ہے اور پھر گورنمنٹ کے سامنے

مخلص اور منافق اور خیرخواہ اور بدخواہ کے جاننے کے لئے ایک یہ طریق آزمائش پیش کیا ہے کہ ہم دونوں فریق جہاد اور مہدی کی نسبت جو عقیدہ رکھتے ہیں وہ عرب یعنی مکّہ مدینہ وغیرہ عربی بلاد میں اور کابل اور ایران وغیرہ میں شایع کرنے کے لئے عربی اور فارسی میں لکھ کر اور چھاپ کر سرکار انگریزی کے حوالے کریں تاکہ وہ اپنے اطمینان کے موافق اُسے شائع کرے۔ اس طریق سے جو شخص منافقانہ طور پر برتاؤ رکھتا ہے اس کی حقیقت کھل جائیگی۔ اور وہ کبھی اپنے عقائد صفائی سے نہیں لکھے گا۔ کیونکہ مسلمانوں کے عام خیالات کے خلاف اپنے خیالات کا اسلامی ممالک میں شائع کرنا اس بہادر کا کام ہے جس کا دل اور زبان ایک ہی ہو (ص۴۴۷-۴۴۸) چنانچہ آپ نے حسب وعدہ عربی زبان میں اپنے عقاید لکھ کر اور اس کا فارسی میں ترجمہ کرکے اس رسالہ کے آخر میں لگا دیئے لیکن منافقانہ کارروائی کرنے والے کو ایسا کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ اور یہ رسالہ آپ نے ۱۲ر فروری ۱۸۹۹ء کو شائع کر دیا۔

خاکسار
جلال الدین شمس

اِنڈیکس مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ۝

انڈکس روحانی خزائن

جلد ۱۴

بصورت خلاصہ مضامین

(مرتبہ :- جلال الدین شمس)

ا

اللہ تعالیٰ

اتمام حجت انبیاء اور رسول اور تمام ماموریں

احمد

استقامت

اسلام

اشتہارات

تذکرہ اور سکھوں کے زمانۂ حکومت سے مقابلہ کیا ہے اور بتایا ہے کہ وہ دینی کتب صحیح بخاری وغیرہ جن کے دیکھنے کیلئے مسلمان ترستے تھے اب بآسانی بازار سے مل سکتی ہیں۔ نیز بتایا کہ میں نے سلطان روم کی ذاتیات پر حملہ نہیں کیا۔ ہاں جس قدر مذہبی آزادی ہمیں یہاں حاصل ہے وہاں نہیں۔ اور سفیر روم میرے پاس آیا۔ میں نے اُسے نماز کا پابند بھی نہ پایا۔ وغیرہ۔ صفحہ ۳۶۴-۳۶۷

اظہار علی الغیب

ا۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ جیسے کوئی اونچے مقام پر چڑھ کر ارد گرد کی چیزوں کو بآسانی دیکھ سکتا ہے اور انجام کی خبر دیتا ہے مگر جو شخص نشیب کے مکان سے ایسی چیزوں کو دیکھنا چاہتا ہے تو بہت سی چیزیں اس کے دیکھنے سے رہ جاتی ہیں۔ اور انجام کی خبر نہیں دے سکتا۔ صفحہ ۴۴۲-۴۴۳

ب۔ حضرت عیسیٰ کے وقت کے یہودیوں میں کئی ملہم اور خواب بین تھے۔ مگر چونکہ وہ نشیب میں تھے اس لئے وہ حضرت عیسیٰ کے مرتبہ کو شناخت نہ کر سکے۔ اور اسی طرح بلعم نے بھی حضرت موسیٰ کے پہچاننے میں دھوکا کھایا۔ صفحہ ۴۴۳

افغان

ا۔ افغانی قبائل یوسف زئی داؤد زئی وغیرہ بنی اسرائیل ہیں۔ ان کا مورث اعلیٰ قیس ہے (دیکھو مخزن افغان) اور کشمیری بھی اسرائیلی الاصل ہیں (دیکھو برنیئر کی کتاب)۔ پھر افغانی خود بھی اپنا اسرائیلی ہونا تسلیم کرتے ہیں اور اس پر بعض معترضین کے شبہات کا جواب۔ مثلاً یہ کہ ان میں سے اکثر کے نام عبرانی ہیں۔ حاشیہ صفحہ ۲۹۷-۲۹۹

ب۔ افغانوں کے اسرائیلی ہونے کے قرائن:۔

(۱) افغانوں کا مسکن کوہ سلیمان ہونا

(۲) قلعہ خیبر جو افغانوں نے بنایا

(۳) شکلیں اسرائیلیوں سے ملتی ہیں۔

(۴) پوشاک اسرائیلیوں کی سی ہے۔

(۵) ان کی رسوم یہودیوں کی ہیں اور بعض شامیں۔

(۶) ان کا بیان کہ ان کا مورث اعلیٰ قیس ہے اور یہ ساؤل کا باپ تھا (۱-تواریخ $\frac{9}{39}$)

(۷) ان میں اسرائیل کی اخلاقی حالتیں مثلاً زود رنجی تلون مزاجی۔ خود غرضی۔ گردن کشی۔ کج مزاجی وغیرہ پائی جاتی ہیں۔ حاشیہ صفحہ ۲۹۹-۳۰۱

ج۔ استثنا باب ۱۸ کے مطابق موسیٰ کی مانند نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے ان کا دکھوں اور ذلت سے نجات پانا اور افغانوں کو حکومت اور بادشاہت کا ملنا۔ اور افغان بادشاہوں کا ذکر۔ صفحہ ۳۰۱-۳۰۳

الہام

ا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے الہام کے اتباع

کے لئے تین شرطیں رکھی ہیں۔ بار بار ہو۔ قرآن و حدیث کے موافق ہو۔ اور اس کے ساتھ تائیدی خوارق ہوں۔ اور آپ کے الہام میں یہ تینوں شرطیں پائی جاتی ہیں۔ ص ۶۰

ب۔ مجھے الہام کا نور اور عقل کا نور ملا ہے۔ میرے الہام میں اس غیب کی خبریں ہیں جو غیب اللہ جلّ شانہٗ کی ذات سے خاص ہے۔ ص ۶۰-۶۲

ج۔ ضرورت الہام۔ جب دنیا میں خدا کی محبت ٹھنڈی ہو جاتی ہے اور غفلت کی وجہ سے حقیقی پاک باطنی میں فتور آتا ہے تو خدا کسی کو اپنے بندوں میں سے الہام کرتا ہے ص ۱۹۱

د۔ خدا کا الہام غلطی سے پاک ہوتا ہے مگر انسان کا کلام غلطی کا احتمال رکھتا ہے کیونکہ سہو و نسیان لازمہ بشریت ہے۔ ص ۲۷۳

ھ۔ خدا تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ الہام اور وحی اور رؤیا اور کشف پر اکثر استعارات غالب ہوتے ہیں۔ ص ۲۷۷

و۔ الہامات مسیح موعودؑ

(۱) بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید ... الخ ... میرے منہ کی باتیں ہیں۔ ص ۳۰۸

(۲) الرحمٰن علم القرآن لتنذر قوماً ... الخ ... وانا اول المؤمنین ص ۳۰۸

(۳) ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ الخ ص ۳۰۹

(۴) جری اللّٰہ فی حلل الانبیاء۔ ص ۳۰۹

(۵) دنیا میں ایک نذیر آیا ... الخ ... ظاہر کر دیگا۔ ص ۳۲۹

(۶) ان اللّٰہ لایغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم انہ اوی القریۃ۔ بظاہر یہی معنے معلوم ہوتے ہیں کہ جس گاؤں میں تو ہے خدا اُسے طاعون یا اس کی آفات لاحقہ سے بچائے گا۔ ص ۳۲۱ و ص ۳۲۶ و ص ۴۰۳

(۷) یا مسیح الخلق عدوانا۔ ص ۳۲۶ و ص ۴۰۳

(۸) یا احمد فاضت الرحمۃ علیٰ شفتیک ص ۳۹۸

۹۔ یا عیسیٰ انی متوفیک و رافعک الیّ ... الخ ... یوم القیامۃ ص ۳۹۸

۱۰۔ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے ص ۳۹۸

۱۱۔ ما کان اللّٰہ لیعذبھم وانت فیھم یعنی خدا ایسا نہیں کہ اس قوم اور سلطنت پر عذاب نازل کرے جس میں تو ہے۔ ص ۴۰۳

۱۲۔ امراض الناس برکاتہٗ ص ۴۰۳

۱۳۔ یخرون سجدا ربنا اغفر لنا انا کنا خاطئین ص ۴۲۶

۱۴۔ ان اللّٰہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون ... الخ ... قل انی امرت وانا اول المؤمنین ص ۴۲۶

امام الزمان

ا۔ اس کی مثال ایک قوی شخص کی ہے جس کے دامن کو

کمزور پکڑ کر ظلم وغیرہ سے نجات پاتے ہیں۔ صـ ۴۶۴

ب ۔ امام کی صداقت کی ایک علامت یہ ہوتی ہے کہ وہ پہلے ایذا دیئے جاتے ہیں اور اشرار ان پر مسلّط ہوتے ہیں لیکن وہ دُعا کرتا اور سجدہ میں خدا کی جناب میں گرتا ہے۔ اور آخر کار اس کو فتح اور نصرت حاصل ہوتی ہے۔ صـ ۴۶۴ - ۴۶۷

انسان

انسان کی پیدائش کی غرض اللہ تعالیٰ ہے۔ صـ ۳

انگریزی حکومت

۱ ۔ حکومت برطانیہ نے مذہبی آزادی سب مذاہب کو مساوی طور پر دی ہے۔ صـ ۶۵

۲ ۔ مذہبی آزادی سے جیسے عیسائی فائدہ اُٹھاتے ہیں ایسا ہی مسلمان بھی اٹھا سکتے ہیں صـ ۳۱۱

۳ ۔ گورنمنٹ کو اس سے کوئی غرض نہیں کوئی مسیح ہو یا مہدی جبتک کوئی بغاوت کے خیالات پھیلانے سے امورِ سلطنت میں خلل انداز نہ ہو یا مفسدہ پردازی نہ کرے۔ اس سے اُسے کوئی واسطہ نہیں۔ صـ ۳۱۸

۴ ۔ سلطنت برطانیہ رومیوں کی نسبت قوانین معدلت بہت صاف اور اس کے حکام پیلاطوس سے زیادہ زیرکی اور فہم اور عدالت کی روشنی اپنے اندر رکھتے ہیں۔ صـ ۱۹۲

۵ ۔ جعفر زٹلی کا اپنے اشتہار یکم جون ۱۸۹۸ء میں ایک طرف حضرت مسیح موعود پر انگریزی گورنمنٹ کی شکر گذاری کی وجہ سے اعتراض کرنا اور دوسری طرف ان کے مذہب پر حملہ کو قابل اعتراض گردانتا اور اس کا جواب کہ مَیں نے اپنی پاک کانشنس سے دونوں موقعوں پر کام لیا ہے۔ نہ وہ خوشامد ہے اور نہ یہ بے جا حملہ۔ صـ ۳۶۹ و صـ ۴۲۲

۶ ۔ سکھوں اور انگریزوں کے دَور حکومت میں بلحاظ مذہبی آزادی فرق کا ذکر۔ صـ ۴۰۲

۷ ۔ آپ اور مولوی محمد حسین بٹالوی میں سے گورنمنٹ کا سچا خیر خواہ پہچاننے کے لئے ایک طریق آزمائش۔ صـ ۴۴۷ - ۴۴۸

۸ ۔ اس کے مطابق آپ نے آنیوالے مہدی اور مسیح سے متعلق اپنے عقائد اور صلحکاری کی تعلیم پر مشتمل عربی زبان میں رسالہ لکھا اور نیچے فارسی ترجمہ لکھا۔ اور بلاد اسلامیہ کے لوگوں سے خطاب کیا صـ ۴۴۹ - ۴۷۲

۹ ۔ اللہ تعالیٰ کا شکر اور انگریزی گورنمنٹ کا شکریہ کہ اس عادل گورنمنٹ کے ذریعہ ہمارے اموال واغراض ونفوس محفوظ ہوگئے۔ صـ ۲۷۴

ایام الصلح

اَ ۔ مطبوعہ یکم جنوری ۱۸۹۹ء صـ ۲۲۷

ب ۔ اہمیت کتاب ۔ ناظرین کو نصیحت کہ وہ میری اس کتاب کو سرسری نظر سے نہ دیکھیں۔ مَیں نے ان کو وہ پیغام پہنچایا ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو ملا ہے اور مَیں یقین کرتا ہوں کہ مَیں نے سب پر حجت پوری کردی۔ اور وہ تین طور سے ہوتی ہے۔ نصوص ۔ عقل اور تائیدات آسمانی سے۔ صـ ۴۲۴

بنی اسرائیل

۱ - دراصل افغان بھی بنی اسرائیل ہیں۔ دیکھو سول اینڈ ملٹری گزٹ ۲۳ نومبر ۱۸۹۵ء) حاشیہ صفحہ ۱۶۲

۲ - بنی اسرائیل کے دس فرقے آخر کار ہند اور افغانستان ملکوں میں آ گئے تھے جو آخر کار مسلمان ہو گئے۔ پھر اسلام لانے کے بعد بموجب وعدہ توریت ان میں سے کئی بادشاہ بھی ہوئے۔ حاشیہ صفحہ ۱۶۵

نیز دیکھو "افغان"

۳ - ڈاکٹر برنیر فرانسیسی نے بدلائل ثابت کیا ہے کہ اہالیان کشمیر دراصل بنی اسرائیل ہیں جو تفرقہ کے وقت اس ملک میں آئے۔ حاشیہ صفحہ ۱۶۸ وحاشیہ صفحہ ۱۹۵

پ

پادری

ا - پادریوں کی اسلام کے خلاف تصانیف اور اُن کی مکاریوں اور حیلوں اور مساعی کا ذکر صفحہ ۶۴-۶۸

ب - پادریوں سے گالیاں سُننے سے متعلق پیشگوئی اور صبر کا حکم۔ صفحہ ۱۰۰-۱۰۱ نیز دیکھو "عیسائی"

پاکیزگی

جیسا کہ روحانی پاکیزگی کے لئے روحانی صحت کی ضرورت ہے ویسے ہی جسمانی صحت کیلئے جسمانی پاکیزگی کی - اور ہماری جسمانی پاکیزگی کو ہماری روحانی پاکیزگی میں بہت کچھ دخل ہے۔ صفحہ ۲۳۲-۲۳۳ نیز دیکھو "طہارت"

پیشگوئیاں

ا - شرطی پیشگوئی - اس اعتراض کا جواب کہ کوئی تقدیر معلق نہیں ہو سکتی اور نہ کوئی الہامی پیشگوئی شرطی ہو سکتی ہے یہ ہے کہ انسانی طبیعت چاہتی ہے کہ قبل نزول بلا اطلاع دی جائے۔ اطلاع ملنے پر وہ دُعا اور صدقہ کے ذریعہ ردّ بلا چاہتے ہیں۔ یہ بات نوع انسان کے صحیفۂ فطرت پر نقش ہے قرآن شریف میں حضرت نوحؑ سے لیکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک جس قدر نافرمانوں کے حق میں انذاری پیشگوئیاں مذکور ہیں وہ سب شرطی ہیں اور انذاری پیشگوئی بغیر کسی شرط کے بھی صرف توبہ اور استغفار سے ٹل سکتی ہے کیونکہ خدا تعالیٰ تواب ہے۔ مع متعلقہ آیات صفحہ ۲۳۲-۲۳۴ وحاشیہ صفحہ ۲۳۳-۲۳۴

ب - پیشگوئیاں اور مسلمان -

(۱) کیا یہی امانت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تینوں پیشگوئیاں جھوٹی نکلیں۔ چودھویں صدی مجدد سے خالی گئی۔ کسوف وخسوف رمضان میں مہدی کے ظہور سے - اور صلیبی فتنوں کا زمانہ مسیح موعود کے ظہور سے خالی رہا - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کہ مسیح موعود کے وقت اونٹ بے کار ہو جائینگے جو ریل کی طرف اشارہ تھا پوری ہو گئی مگر مسیح نہ آیا صفحہ ۲۵۷

(۲) مسلمانوں نے پیشگوئیوں کی نافہمی کے بارے میں یہود و نصاریٰ سے مشابہت اختیار کی اور متشابہات پر اڑ کر ان بیّنات کو ردّ کر دیا جو پوری ہو چکی تھیں۔ صفحہ ۲۶۶-۲۶۷

ج - پیشگوئیوں کے اصول

(۱) انبیاء کی پیشگوئیاں کبھی تو استعارات کے پیرایہ میں یا کسی اور دقیق التزام سے پوری ہوئیں - یا بدیہی طور پر - حاشیہ صفحہ ۲۵۷

(۲) ظہور نبی سے متعلق پہلے انبیاء کی پیشگوئیاں دو قسم کی ہوتی رہی ہیں - بیّنات اور محکمات جن میں کوئی استعارہ نہ تھا نہ تاویل کی محتاج تھیں - دوسری متشابہات جو محتاج تاویل تھیں اور بعض استعارات اور مجازات کے پردہ میں محجوب - نبی کے ظہور پر محکمات کو لے کر بعض نے مان لیا - بعض نے متشابہات کو لے کر انکار کیا - حضرت مسیح سے متعلق بعض پیشگوئیوں کا ذکر - اور ظہور مسیح کے وقت یہود کے دو فرقے - اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے وقت عیسائیوں نے کیا - پس ایسی پیشگوئیوں کے بارے میں جو مامورین من اللہ کے لئے پہلے سے کی جاتی ہیں امید نہ رکھیں کہ وہ اپنے تمام پہلوؤں کی رو سے ظاہری طور پر پوری ہونگی بلکہ بعض حصے استعارات اور مجازات کے رنگ میں پورے ہونگے - صفحہ ۲۶۴-۲۶۵

(۳) پیشگوئیوں کا وہ حصہ جو ظاہری طور پر ابھی پورا نہیں ہوا وہ ایک امر ثابت ہے - ممکن ہے وہ حصہ استعارہ یا مجاز کے رنگ میں پورا ہو یا بعض الفاظ احادیث کے محفوظ نہ رہے ہوں - نیز پیشگوئیوں کے متشابہات کے حصہ میں یہ بھی ممکن ہے کہ بعض واقعات پیشگوئیوں کے جو بظاہر ایک ہی دفعہ ظاہر ہونا خیال کیا گیا ہے وہ تدریجاً ظاہر ہوں یا کسی اور شخص کے واسطہ سے ظاہر ہوں جیسے قیصر و کسریٰ کے خزائن کی کنجیاں حضرت عمرؓ کو ملیں - صفحہ ۲۶۵

(۴) پیشگوئیوں میں یہی اصول ہے کہ ایک حصہ اُن کا ظاہر پر حمل کیا جاتا ہے اور ایک حصہ استعارات کا ہوتا ہے - صفحہ ۲۷۴

(۵) بسا اوقات انبیاء اور دیگر ملہمین پر بعض امور سراسر استعارات کے رنگ میں ظاہر کر دیئے جاتے ہیں - جیسے حدیث کہ لمبے ہاتھوں والی بیوی پہلے وفات پائیگی - صفحہ ۲۷۶

(۵) یہ بھی ضروری نہیں ہوتا کہ الہامی اور کشفی پیشگوئیوں کے تمام استعارات کا نبی کو علم دیا جائے - بعض اسرار سے نبی کو اطلاع تو دی جائے مگر ان کے افشاء سے منع کیا جائے صفحہ ۲۷۹

د - پیشگوئی متعلقہ مثیل نبی موسیٰ

موسیٰ نبی کی پیشگوئی میں اس کے مثیل نبی کا مصداق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں نہ کہ عیسیٰ نہایت اچھوتا مضمون - صفحہ ۲۹۰-۲۹۲

و نیز حاشیہ صفحہ ۳۰۱-۳۰۲

ہ - حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں -

ترقی سلسلہ کے متعلق

(۱) "یہ تخم جو زمین میں بویا گیا آہستہ آہستہ نشوونما پائیگا اور بڑا درخت ہو جائیگا - اور تمام سچائی کے بھوکے اور پیاسے اس کے نیچے آرام کرینگے - یہ تدریجاً ہوگا اور ایک دائرہ کی طرح

تمام دنیا میں پھیل جائیگا۔" صفحہ ۲۹۵-۲۹۶

(۲) شریر مفسد اور ناپاک لوگ چاہتے ہیں کہ ان نشانوں کو خاک میں ملا دیں جو خدا تعالیٰ نے میری تائید میں ظاہر کئے۔ مگر خدا ان نشانوں کو قوموں میں پھیلائے گا اور خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ بہت سے اس جماعت میں ہیں جو ابھی اس جماعت سے باہر اور خدا کے علم میں اس جماعت میں داخل ہیں اور متعلقہ الہام۔ صفحہ ۴۲۵-۴۲۶

(۳) خدا تعالیٰ کا قطعی وعدہ ہے کہ وہ ہمارے سلسلہ میں برکت ڈالے گا اور اپنے اس بندہ کو بہت برکت دے گا یہاں تک کہ بادشاہ اس بندہ کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے وغیرہ چند الہامات اور ایک خواب بطور نمونہ جس میں دُعا سے پتھر سے بھینس بن جانے کا ذکر ہے جس کی تعبیر یہ ہے کہ آپ کے خلاف حکام کو جو دھوکا دیا جا رہا ہے آخر اس کی اصل حقیقت حکام پر کھل جائیگی۔ صفحہ ۴۲۳-۴۲۶

(۴) دیگر پیشگوئیاں۔ لیکھرام۔ آتھم۔ احمد بیگ لوگوں کا دُور دُور سے آنا۔ مسلمانوں پادریوں اور آریوں کی طرف سے تین فتنوں کا برپا ہونا۔ ڈاکٹر کلارک کے مقدمہ کی نسبت۔ ہوتسو کے جلسہ میں مضمون بالا رہنے کے متعلق اور دیگر نشانات۔ صفحہ ۳۱۴-۳۱۵

(۵) تین ہزار یا اس سے بھی زیادہ اس عاجز کے الہامات کی مبارک پیشگوئیاں جو امن عامہ کے مخالف نہیں پوری ہو چکی ہیں۔ صفحہ ۴۴۱

(۶) میری کوئی ایسی پیشگوئی نہیں جو پوری نہیں ہوگئی اگر کسی کے دل میں شک ہو تو قادیان آ کر اعتراض کر کے تشفی کر لے۔ اگر شافی جواب نہ پائے تو ہم ہرجانہ اٹھانے کے لئے تیار ہیں۔ صفحہ ۴۴۱

(۷) میری پیشگوئیوں میں کوئی بھی امر ایسا نہیں جس کی نظیر پہلے انبیاء کی پیشگوئیوں میں نہیں صفحہ ۴۴۲

د۔ آنحضرتؐ کی پیشگوئیاں اس زمانہ کے متعلق دیکھو زیر "نشانات" اور "مسیح موعودؑ کی صداقت کے نشانات"۔

ت

تدبیر اور دُعا دیکھو "دعا اور تدبیر"

تریاق الٰہی

اس دوا کا ذکر جس پر اڑھائی ہزار روپیہ خرچ آیا اور طاعون کے علاج کیلئے بنائی گئی۔ صفحہ ۳۴۶

تفسیر

سورۂ فاتحہ کی مختصر تفسیر

ا۔ سورۃ فاتحہ کے نام۔ فاتحہ کیونکہ ابتداء میں ہے اور ام الکتاب کیونکہ اس میں قرآن شریف کی تمام تعلیم کا خلاصہ اور عطر موجود ہے

ب۔ ہدایت پانے کے لئے دعا سکھلائی تا معلوم ہو کہ فیوض ربانی کے حصول کے لئے دُعا ضروری ہے۔

ج۔ مغضوب علیہم جن پر اس دنیا میں طاعون وغیرہ عذابوں کی صورت میں تیرا غضب ہُوا۔

د۔ الضالین اگرچہ دنیا میں کوئی عذاب وارد نہیں ہُوا مگر اخروی نجات کی راہ سے دُور جا پڑے

ہیں اور آخر عذاب میں گرفتار ہونگے۔
ص ۲۴۶ و ص ۲۵۳ نیز دیکھو ص ۳۳۹

ھ۔ الحمد للہ اور صفات اربعہ میں کمال حسن اور کمال احسان کا ذکر ص ۲۴۷
احسان کی بہت سی خوبیوں میں سے چار کا ذکر جو بطور اصل الاصول ہیں اور ان کی تفصیل۔
ص ۲۴۸ - ۲۵۱

د۔ چاروں صفات کے اس عالم کے دائرہ میں تجلی کا طریق اور عالم معاد میں دوہرے طور پر تجلی ہونگی یعنی ظاہری و باطنی۔ گویا استعارہ کے طور پر اس دن ان صفات کے ساتھ آٹھ فرشتے ہونگے۔ ص ۲۵۱

ز۔ الحمد للہ کے بعد ان صفات اربعہ کو چار سرچشمۂ فیض قرار دے کر بعد کی آیتوں میں بطور لف و نشر مرتب ہر ایک چشمہ سے فیض مانگنے کی طرف اشارہ ہے اور اس کی تفصیل
ص ۲۵۱ - ۲۵۲

غیر المغضوب علیھم میں یہ اشارہ تھا کہ تم یہودیوں کے خلق اور خو سے باز رہو۔ اور اگر کوئی مامور من اللہ تم میں پیدا ہو تو یہود کی طرح ایذاء توہین اور تکفیر میں جلدی نہ کرو۔ مگر تم نے عبرت نہ پکڑی۔ یہود ایلیا کے نزول پر مصر رہے اور تم مسیح کے آسمان سے نزول پر۔ ص ۲۵۴

اھدنا الصراط المستقیم یہ دعا انسان کی عام ہمدردی کے لئے ہے کیونکہ اس میں تمام نوع انسان کو شامل کر لیا ہے اور سب کے لئے دعا مانگی ہے۔ حاشیہ ص ۲۵۹

صراط الذین انعمت علیھم یہاں ہدایت سے غرض تشبہ بالانبیاء ہے جو اصل حقیقت اتباع ہے۔ صوفیہ کا مذہب ہے کہ جب تک انسان ایمان اور اخلاق سے انبیاء سے ایسی مشابہت پیدا نہ کرے کہ خود وہی ہو جائے تب تک اُس کا ایمان کامل نہیں ہوتا اور نہ مرد صالح ہو سکتا ہے۔ ص ۲۱۱

فیھا تحیون وفیھا تموتون۔
(ا) یعنی انسان کرہ زمین کے سوا دوسری جگہ نہ زندگی بسر کر سکتا ہے اور نہ مر سکتا ہے ص ۲۷۳
(ب) اور اسی طرح آیت ولکم فی الارض مستقر سے بھی ثابت ہے کہ آسمان پر جسمانی زندگی اور قرارگاہ کسی انسان کا نہیں ہو سکتا۔ ص ۳۸۵

قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا
یعنی عادت اللہ میں یہ امر داخل نہیں کہ کوئی انسان اس جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چلا جائے اور پھر آسمان سے نازل ہو۔ ص ۲۷۸

النفّٰثٰت فی العقد۔ ایسی عیسائی عورتیں جو گھروں میں پھر کر کوشش کرینگی کہ عورتوں کو خاوندوں سے علیحدہ کریں اور عقد نکاح کو توڑیں۔ ص ۲۹۷

لخلق السمٰوٰت والارض اکبر من خلق الناس
یعنی انسانوں کی صنعتوں سے خدا کی صنعتیں بڑی ہیں۔ اور الناس سے مراد دجّال ہے۔ ص ۲۹۶

الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس میں ناس سے مراد اس جگہ دجال ہے۔ ص ۲۹۶

واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم
دو گروہوں کا ذکر۔ ایک گروہ صحابہ کا۔ اور ایک اور گروہ جو آخری زمانہ میں ہوگا۔ اور وہ بھی اوّل تاریکی اور گمراہی میں ہونگے۔ اور علم اور حکمت اور یقین سے دُور ہونگے۔ خدا انہیں بھی صحابہ کے رنگ میں لائیگا۔ اور وہ بھی صحابہ کی طرح آنحضرتؐ کے معجزات اور برکات کا مشاہدہ کرنے والے ہونگے۔ خسوف کسوف وغیرہ نشانوں کا ذکر۔ اور مسیح موعودؑ کی جماعت کی صحابہ کی جماعت سے کئی وجوہ سے مشابہت کا بیان۔ اور اس میں یہ اشارہ ہے کہ اس جماعت کا امام بھی ظلی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت رکھیگا۔ جیسا کہ خود آنحضرتؐ نے مہدی کے بارے میں فرمایا ہے کہ وہ آپ سے مشابہ ہوگا۔
ص ۳۰۴ - ۳۰۸

ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطھرین
توابین کے لفظ میں باطنی طہارت اور پاکیزگی کی طرف توجہ دلائی اور متطہرین کے لفظ سے ظاہری طہارت اور پاکیزگی کی طرف ترغیب دی۔
ص ۳۳۶ و ۳۳۸

کلوا من الطیبٰت واعملوا صالحا
اس آیت میں حکم جسمانی صلاحیت کے انتظام کے لئے اور دوسرا حکم روحانی صلاحیت کے انتظام کے لئے ہے۔ اور اس سے اخروی سزا پر استدلال ص ۳۳۸

والرجز فاھجرن فرمایا تا انسان حفظ صحت کے اسباب کی رعایت رکھ کر اپنے تئیں جسمانی بلاؤں سے بچاوے جو عدم صفائی کی صورت میں وباؤں کی صورت میں جہنم کی شکل میں ظاہر ہوتی ہیں۔
ص ۳۰۴ - ۳۰۸

کلوا واشربوا ولا تسرفوا کھانے پینے میں بے جا طور پر کوئی زیادت کیفیت یا کمیّت کی مت کرو
ص ۳۳۲

وما قتلوہ یقینا یعنی یہود قتل مسیح کے بارے میں ظن میں رہے اور یقینی طور پر انہوں نے نہیں سمجھا کہ درحقیقت ہم نے قتل کر دیا ہے۔ ص ۳۵۲

انی متوفیک ورافعک الیّ اس میں پاک موت کا بیان کرنا غرض تھا۔ اور بجائے طعون ہونے کے روحانی رفع کا بیان کرنا مقصود تھا کیونکہ رفع جسمانی شرط نجات نہیں صرف روحانی رفع شرط نجات ہے۔
حاشیہ ص ۳۵۴

رفعہ اللہ الیہ قرآن کا محاورہ یہی ہے کہ خدا کی طرف اٹھائے جانے یا رجوع کرنے سے موت مراد ہوتی ہے۔ ص ۳۸۵

وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل۔ قرآن کے محاورہ کی رو سے ایک آیت بھی پیش نہ کر سکوگے جس میں انسانی گروہ کو قرآن نے خلت کا مصداق ٹھیرایا ہو اور پھر اس میں موت کے معنے نہ ہوں۔ حاشیہ ص ۳۸۴

منکم من یتوفّٰی ومنکم من یرد الی ارذل العمر - آسمان پر مع جسم چڑھنا اور وہاں صدہا برس تک آباد رہنا عادت اللہ میں داخل نہیں۔ صفحہ ۳۸۵ - ۳۸۶

والذین یدعون من دون اللہ ..... اموات غیر احیاء - تمام معبود غیر اللہ میں سے اموات غیر احیاء کا اوّل مصداق حضرت عیسیٰ ہیں - وہی سب سے زیادہ پوجے گئے - عیسیٰ پرست دنیا میں چالیس کروڑ ہیں۔ صفحہ ۳۸۷

فاتبعونی یحببکم اللہ پس خدا جس سے محبت کرے گا کونسی نعمت ہے جو اس سے اٹھا رکھیگا اور اتباع سے مراد بھی مرتبۂ فنا ہے جو مثیل کے درجہ تک پہنچاتا ہے۔ صفحہ ۴۱۲

تقویٰ

تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے - تقویٰ ہر ایک باب میں انسان کیلئے سلامتی کا تعویذ ہے۔ صفحہ ۳۴۲

توفّی

۱ - بخاری میں ابن عباس سے توفّی کے معنے وفات مذکور ہیں - اور حدیث کما قال العبد الصالح سے اسے اور بھی تقویت دی گئی ہے۔

۲ - تمام قرآن گواہی دے رہا ہے کہ توفّی کے معنے ہیں خدا تعالیٰ کسی انسان کی رُوح کو اپنے قبضہ میں لے لے۔ نہ یہ کہ جسم کو اپنے قبضہ میں لے لے اور روح کو قبضہ میں لینے کے دو طریق - اور زبان عرب کا محاورہ توفی اللہ زیداً وغیرہ صفحہ ۲۷۰ - ۲۷۱ و صفحہ ۳۱۷ - ۳۱۸

۳ - تمام لغت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ جب خدا تعالیٰ فاعل اور انسان مفعول بہ ہو مثلاً توفی اللہ زیداً تو بجز قبض رُوح کرنے اور مارنے کے اور کوئی معنے نہیں ہوتے۔ صفحہ ۳۸۴

۴ - براہین احمدیہ میں غلطی سے ایک جگہ توفی کے معنے پورا دینے کے کئے گئے ہیں - وہ میری غلطی ہے الہامی غلطی نہیں - میں بشر ہوں اور بشریت کے عوارض جیسا کہ سہو و نسیان اور غلطی یہ تمام انسانوں کی طرح مجھ میں ہیں - مگر میں جانتا ہوں کہ کسی غلطی پر مجھے خدا تعالیٰ قائم نہیں رکھتا صفحہ ۲۷۱ - ۲۷۲

ج

جعفر زٹلی کا اشتہار

۱ - جعفر زٹلی کا ۳۰ نومبر ۱۸۹۸ء کو پھر اشتہار شائع کرنا اور سراسر جھوٹ سے کام لینا - صفحہ ۱۵۸ - ۱۵۹ و ۱۷۴

۲ - اس کے اعتراضات کہ انگریزوں کی خوشامد کی ہے اور ان کے مذہب پر بے جا حملہ کیا ہے کا جواب صفحہ ۳۶۹

نیز دیکھو "انگریزی گورنمنٹ"

جفر (علم)

ایک شخص مدعی علم جفر کے دعویٰ کا کہ بذریعہ علم جفر معلوم ہوا ہے کہ یہ شخص کاذب ہے، یہ جواب ہے کہ جفر دینی جھوٹا اور مردود علم ہے جس کے ذریعہ شیعہ ابوبکرؓ اور عمرؓ کو نعوذ باللہ ظالم

اور دائرہ ایمان سے خارج سمجھتے ہیں۔ ص ۴۲۲

جلسہ سالانہ کا التوا

دسمبر میں تعطیلوں کے دنوں میں ہمیشہ جلسہ ہوتا تھا گھر کے لوگوں اور اکثر خادمہ عورتوں اور مردوں کے موسمی بیماری سے بیمار ہونے کی وجہ سے مہمانوں کی خدمت میں فتور کے اندیشہ نیز اور کئی اسباب کی بناپر اعلان کہ اب کی دفعہ کوئی جلسہ نہیں ہوگا ص ۱۵۳

جماعت کو نصائح

۱۔ طریق تقویٰ پر پنجہ مار کر یاوہ گوئی کے مقابلہ پر یاوہ گوئی اور گالیوں کے مقابلہ پر گالیاں نہ دیں۔

۲۔ اب مقدمہ خدا کی عدالت میں ہے۔ خدا تعالیٰ کی توہین عدالت سے ڈرو۔

۳۔ خدا تعالیٰ سے فیصلہ چاہو۔

۴۔ جھگڑے سے بچنے کے لئے شیخ محمد حسین اور اس کے رفیقوں سے ملاقات نہ کرو۔ اور اس عرصہ میں بحث مباحثہ بھی نہ کرو۔

۵۔ خدا متقی کو ضائع نہیں کرتا۔ موسیٰؑ کی مثال اور فرعون پر ببرکت تقویٰ فتح پانا۔ اسی طرح یہود کا مسیح کو ناپاک ملعون ثابت کرنے کے لئے صلیب پر مارنے کا ارادہ مگر اللہ تعالیٰ نے مسیح کو صلیبی موت سے بچالیا اور آپ ایک سو بیس برس زندہ رہے۔ اسی طرح سید المتقین ہمارے سید و مولیٰ نبی آخر الزمان کو مظفر و منصور کیا۔ ص ۱۵۳ - ۱۵۶

۶۔ تم اُس کی جماعت ہو۔ جن کو اس نے نیکی کا نمونہ دکھانے کیلئے چنا ہے۔ جو شخص بدی نہیں چھوڑتا اور اس کا دل ناپاک خیالات سے پرہیز نہیں کرتا اس جماعت سے کاٹا جائیگا۔ نفاق یعنی دورنگی سے خدا تعالیٰ کا غضب بھڑکتا ہے۔ ہمہ تن خدا کے ہو جاؤ۔ ص ۱۵۶ - ۱۵۷

۷۔ آپ نے جماعت کو جو تعلیم توحید اور بندوں سے ہمدردی اور پاکیزگیٔ نفس وغیرہ اور اطاعت گورنمنٹ کے متعلق دی ہے اس کا خلاصہ۔ ص ۱۸۷ - ۱۸۹ و ص ۱۹۴

جماعت احمدیہ

۱۔ جماعت مسیح موعود کی صحابہ سے مشابہت۔ دیکھو "صحابہ"

۲۔ احمدیوں کے پنجاب کے اکثر مقامات میں پائے جانے کا ذکر۔ ص ۱۷۹

۳۔ جماعت کا کثیر حصہ عقلمند اور تعلیم یافتہ لوگوں کا ہے اور معزز عہدوں پر ممتاز ہے ص ۱۸۹ - ۱۹۰

۴۔ میری جماعت کے اکثر معزز عہدیدار اور رئیس اور شریف اور تعلیمیافتہ ہیں۔ ص ۲۰۵

جہاد

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگیں مدافعانہ تھیں۔ دین کے پھیلانے کے لئے ہرگز نہ تھیں وہ اپنی مجرمانہ حرکات کی وجہ سے سزا دہی کے طور پر قتل کئے گئے۔ ص ۲۰۷ - ۲۰۸ و ص ۲۸۳

ب۔ اب چونکہ مذہب کے نام پر کوئی تلوار نہیں اٹھاتا اس لئے اب دین کے بہانہ سے تلوار اٹھانا قرآن کی مخالفت کرنا ہے۔ ص ۲۰۸ و ص ۲۸۷

ج۔ مخالفوں نے اپنے دین کی اشاعت کے لئے تلوار اور بندوق سے نہیں بلکہ تقریر اور قلم اور کاغذ سے کام لیا ہے۔ پس اس وقت دین کی حمایت میں تلوار اٹھانا بے انصافی ہے۔
ص ۲۸۳، ۲۵۷ و ۴۱۱ و ۴۵۴

د۔ پادریوں کی بھی نادانی ہے کہ وہ شور مچاتے ہیں کہ اسلام میں تلوار سے دین کو بڑھانا قرآنی حکم ہے۔ اس طرح ایک خلاف واقعہ بات کی یاد دہانی کرتے رہتے ہیں۔ ص ۲۰۸

ہ۔ اس زمانہ میں جہاد قلم اور دعا اور نشانات اور دلائل قاطعہ کا ہے تلوار کا نہیں۔
ص ۴۵۷ - ۴۵۸ و ص ۴۶۱

و۔ قرآن میں ایسی تعلیم ہرگز نہیں کہ دین کو تلوار کے ساتھ مدد دی جائے۔ اعتراض کرنے والوں پر تلوار اٹھائی جائے۔ سچا دین دلائل کے ذریعہ دلوں کے اندر جاتا ہے ص ۲۰۸

خ

خاتم النبیینؐ

۱۔ آپ آخرالانبیاء اس لئے ہوئے کہ آپ پر تمام علوم نبوت ختم ہوگئے۔ اور آپ پر کامل اور جامع وحی نازل ہوئی اور اولین و آخرین کے سب معارف آپ کو عطا ہوئے۔ ص ۴

۲۔ اسلام میں اس نبوت کا دروازہ تو بند ہے جو اپنا سکہ جماتی ہو۔ آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور حدیث لانبی بعدی۔ پس اگر کوئی اور نبی نیا ہو یا پرانا آوے تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر خاتم الانبیاء رہیں گے۔ ہاں وحی ولایت اور مکالمات الٰہیہ کا دروازہ بند نہیں ہے۔ ص ۳۰۸ - ۳۰۹ و ص ۳۹۲ - ۳۹۳

۳۔ آپ کے خاتم النبیین ہونے سے وفات عیسیٰؑ اور عدم رجوع عیسیٰؑ پر استدلال۔ اور خاتم الانبیاءؐ کے بعد نبی آنے سے آپ کی شان کا استخفاف اور نص صریح قرآن کی تکذیب لازم آتی ہے۔
ص ۲۹۲ و ص ۴۱۱

خسوف وکسوف کا نشان

دیکھو "مسیح موعود کی صداقت کے نشانات"

خوارق الٰہی

خدا تعالیٰ کی قدرتیں ان ہی پر کھلتی ہیں جو اس کے ہو جاتے ہیں۔ اور وہی یہ خوارق دیکھتے ہیں جو اس کے لئے اپنے اندر ایک پاک تبدیلی کرتے ہیں۔ ص ۳۴۱

د

دجال

۱۔ دجال کو مسیح موعود کے مقابلہ میں مسیح کہنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ سچائی کے نابود کرنے کیلئے جابرانہ وسائل استعمال نہ کرے گا صرف اس کی توجہ باطنی یا تقریر وتحریر یا مخالفت سے

محض شیطانی رُوح کی تاثیر سے نیکی اور محبتِ الٰہی ٹھنڈی ہوتی چلی جائیگی اور بدکاری اور شرابخوری اور ورد ملکوتی وغیرہ پھیلے گی یہی معنے لسان العرب میں لکھے ہیں۔ یہی معنے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے القاء کئے۔ ص۲۹۴

۲۔ قتل دجال سے مراد اس کے زمانہ میں دجّالی بدعات کا نابود ہوجانا ہے۔ ص۲۹۶

۳۔ دجّال شیطان کا نام ہے۔ پھر جس گروہ سے شیطان اپنا کام لیگا استعارۃً اس کا نام بھی دجّال رکھا گیا۔ ص۲۹۶

۴۔ آیت لخلق السمٰوٰت والارض اکبر من خلق الناس میں الناس سے مراد دجّال ہے اُس کی خلق سے اس کی صنائع مراد ہیں۔ اس سے معلوم ہُوا دجّال گروہ کا نام ہے۔ سورۃ الناس میں بھی الناس سے مراد دجّال ہے۔ سورۃُ الخلاص عیسائیت کے اصول کے ردّ میں ہے۔ سورۃ فلق میں تاریک زمانہ اور عورتوں کی مکّاری کا ذکر ہے۔ سورۃ الناس میں ایسے گروہ کا ذکر ہے جو شیطان کے وساوس کے نیچے چلتا ہے۔ آخری تینوں سورتیں دجّالی زمانہ کی خبر دے رہی ہیں۔ ص۲۹۶-۲۹۷

دشمن

نرمی اور بردباری سے دشمن کی غلطیوں کو دُور کیا جائے ص۳۱۱

دعا

۱۔ حقیقتِ دُعا۔ (الف) جب رُوح اپنے تئیں عاجز پاکر خدا کے ذریعہ ایک چیز کے طلب کرنے میں بڑی سرگرمی اور سوز و گداز کے ساتھ مبدء فیض کی طرف ہاتھ بڑھاتی ہے۔ تو درحقیقت وہ حالت بھی دُعا کی ایک حالت ہوتی ہے۔ ص۲۳۰

(ب) اسی دعا کے ذریعہ سے دنیا کی کل حکمتیں ظاہر ہوئیں۔ اور ہر ایک بیت العلم کی کنجی دُعا ہی ہے اور کوئی علم اور معرفت کا دقیقہ نہیں جو بغیر اس کے ظہور میں آیا ہو ص۲۳۰

(ج) دعا اسی حالت میں دُعا کہلا سکتی ہے کہ جب اُس کے اندر ایک قوتِ کشش ہو اور واقعی دعا کرنے کے بعد آسمان سے ایک نور اُترتا ہے۔ ص۲۴۱

(د) اس اعتراض کا جواب کہ دُعا سے مراد عبادت ہے۔ ص۲۴۱

۲۔ عارفوں کی دعا آدابِ معرفت کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے۔ اور محجوبوں کی دعا فکر اور غور اور طلب اسباب کے رنگ میں ظاہر ہوتی ہے اور ان کی تفصیل ص۲۳۰-۲۳۱

۳۔ دعا اور استجابت۔

دلی دُعا پر حضرت احدیت کی توجہ جوش مارتی ہے اور سکینت اطمینان اور حقیقی خوشحالی ملتی ہے۔ اگر مقصد صحیح ہو تو اس کے حصول سے ورنہ کسی دوسری بہتر صورت سے۔ دُعا سے ایمان و ایقان بڑھتا ہے دعا اور استجابت میں ایک رشتہ ہے۔ ص۲۳۸-۲۳۹

۴- دعا کے نتائج (الف) مردِ فانی کی دعا سے خدا تعالیٰ کی شناخت ہوتی ہے اور دعا سے خدا پہچانا جاتا ہے۔ ص ۲۳۹

(ب) دعا سے الہام ملتا ہے۔ دعا سے ہم خدا تعالیٰ کے ساتھ کلام کرتے ہیں ص ۲۳۹

(ج) صرف ایک دعا ہی ہے جس سے خداوند ذوالجلال ڈھونڈنے والوں پر تجلی کرتا ہے ص ۲۳۹

(د) نماز کا مغز اور روح بھی دعا ہی ہے ص ۲۴۱

(ھ) دعا کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ دو طور سے نصرت نازل کرتا ہے۔ بلا کو دور کر دینے سے۔ یا بلا کی برداشت کیلئے فوق العادت قوت عطا کرنے سے اور اس میں لذت بخشنے سے۔ ص ۲۴۱-۲۴۲

(و) قبولیت دعا کو اپنی ہستی کی علامت ٹھہرایا جیسے قرآن شریف میں فرمایا۔ امّن یجیب المضطر اذا دعاہ ص ۲۵۹-۲۶۰

(ز) خدا کی ہستی اور صفات کاملہ کی معرفت تامہ یقینیہ کاملہ صرف دعا سے حاصل ہوتی ہے اور کسی ذریعہ سے نہیں۔ دعا وہ امر ہے جو ایک بجلی کی چمک کی طرح خدا تعالیٰ کو سامنے لا کھڑا کر دیتا ہے۔ دعا کے ذریعے ہزاروں بدمعاش صلاحیت پر آجاتے ہیں ص ۲۶

۵- دعا اور تدبیر

(الف) تدبیر سے پیدا ہونے سے پہلے مرتبہ دعا کا ہے جس کو قانون قدرت نے ہر بشر کے لئے ضروری ٹھہرا رکھا ہے ان میں کوئی تناقض نہیں۔ ص ۲۳۱

(ب) تدبیر اور دعا کا باہمی رشتہ قانونِ قدرت کی شہادت اور صحیفۂ فطرت کی گواہی سے ثابت ہے اور اس کی تفصیل کہ انسانوں کی طبائع جس طرح تدبیر اور علاج کی طرف مشغول ہوتی ہیں ایسا ہی طبعی جوش سے دعا اور صدقہ و خیرات کی طرف جھکتی ہیں۔ پس انسان کی شریعت باطنی نے یہی سکھایا کہ دعا کے ذریعہ سے تدبیر کو تلاش کریں۔ تدبیر اور دعا انسانی طبیعت کے دو طبعی تقاضے ہیں۔ ص ۲۳۱

(ج) مسلمانوں کے ایک گروہ کا خیال کہ دعا کچھ چیز نہیں اور قضا بہر حال وقوع میں آتی ہے کا جواب کہ دعا بھی حاجت براری کے لئے خدا تعالیٰ کے قانون قدرت میں ایک سبب ہے، جو جاذب فضل الٰہی ہے جیسے دوا ہے اور ہزاروں عارفوں اور راستبازوں کا تجربہ گواہ ہے کہ دعا میں ایک قوت جذب ہے حاشیہ ص ۲۳۲

(د) ادعونی استجب لکم جہاں بہمہ شرائط دعا ظہور میں آوے وہ کام ضرور ہو جاتا ہے اس آیت میں اسی طرف اشارہ ہے۔ حاشیہ ۲۳۲

(ھ) اشتہار میں حفظ ماتقدم کے طور پر دفع طاعون کے بارے میں تدبیر لکھی وہ قطعی علاج نہ تھا کہ دعا کی حاجت نہ رہے کیونکہ

طبیبوں کو ایسی کوئی دوائی میسر نہیں آئی جو تمام قسم کی طبائع کے مناسب حال ہو اور نہ آسکتی ہے۔ ص ۲۳۴

(د) علم طب ظنی ہے اور تمام تدابیر اور معالجات بھی ظنی ہیں - اس لئے دُعا کی ضرورت باقی ہے۔ ص ۲۳۵

(ز) ملکوں کی صحت خدا کے ہاتھ میں ہے۔ چاہے تو وہ موجب صحت اسباب پیدا کرے چاہے مضر صحت اس لئے دُعا کی ضرورت ثابت ہے۔ ص ۲۳۵

(ح) بہت سے اسباب جو ہماری صحت یا عدم صحت پر اثر ڈالتے ہیں وہ ہمارے اختیار سے باہر ہیں جیسے پانی اور ہوا۔ ص ۲۳۶

(و) قضاء قدر نے علوم کو ضائع نہیں کیا پس جیسے دواؤں میں خواص پوشیدہ ہیں اسی طرح دُعا کرنا ایک قوت مقناطیسی رکھتا ہے اور جاذب فضل و رحمت الٰہی ہے۔ ص ۲۴۱

(ی) جیسے باوجود تعلیم مسئلہ قضاء قدر جدوجہد سے ثمرہ مترتب ہوتا ہے۔ اسی طرح دُعا میں جو جدوجہد کی جاتی ہے وہ ضائع نہیں ہوتی ص ۲۵۹

۶ - دعا کرنیوالے اور نہ کرنیوالے میں فرق

(ل) دعا کرنے والا اللہ تعالیٰ سے اطمینان اور حقیقی خوشحالی اور تسلی پاتا ہے - اور جو اپنی تدبیر اور قوت پر بھروسہ کرکے دُعا کو قابل مضحکہ سمجھتا ہے وہ اندھا رہتا اور اندھا مرتا ہے۔ ص ۲۳۶ - ۲۳۷

(ب) دعا کرنیوالے اور دعا نہ کرنے والے کے ایمان باللہ اور عرفانِ الٰہی کے لحاظ سے فرق۔ ص ۲۴۰

(ج) اس اعتراض کا جواب کہ حال و قال سے دعا میں فنا شخص بھی اپنے مقاصد میں نامراد رہتے ہیں اور منکرِ خدا دعا ان پر فتح پاتا ہے۔ ص ۲۳۷ - ۲۳۸

(د) نبیوں کی بددعاؤں سے سرکش اور نافرمان ذلیل اور ہلاک ہوتے رہے ہیں - نوحؑ - موسیٰؑ اور آنحضرتؐ کی مثالیں۔ ص ۲۳۸

۷ - دعا کی فرضیت کے چار اسباب

(ل) (۱) توحید پر پختگی حاصل ہو - (۲) دُعا قبول ہونے سے ایمان قوی ہو - (۳) کسی اور رنگ میں پوری ہو تو علم و حکمت زیادت پکڑے (۴) اگر الہام اور رؤیا کے ذریعہ قبولیت کا وعدہ ہو تو معرفت الٰہی ترقی کرے۔ ص ۲۴۲

(ب) خدا تعالیٰ کی چار ام الصفات میں سے رحیمیت دعا کی تحریک کرتی اور مالکیت کی صفت خوف اور قلق کی آگ سے گداز کرکے سچا خشوع اور خضوع پیدا کرتی ہے۔ ص ۲۴۳

۸ - دُعا کی راہ میں دو بڑے مشکل امر

(۱) شرط تقویٰ اور راستبازی اور خدا ترسی ہے۔ جیسے فرمایا - انما یتقبل اللہ من المتقین اور آیت فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی

کا استحقاق قائم ہوتا ہے۔ اور صفت مالکیت یوم الدین کے ذریعہ سے وہ ثمرہ عطا کیا جاتا ہے صـ ۲۵۰

(۳) فیض رحیمیت خدا تعالیٰ کے رحم سے اور فیض مالکیت خدا تعالیٰ کے فضل سے حاصل کرتی ہے اور ان چاروں صفات کا اثر دنیا میں ہوتا ہے اور آخرت میں ڈبل ہوگا۔ صـ ۲۵۱

ط

طاعون

۱ (ا) اس اعتراض کا جواب کہ ایک طرف استیصال طاعون کیلئے تدبیر یا دوا بتائی جاتی ہے۔ اور دوسری طرف اس کا موجب شامتِ اعمال بتائی جاتی ہے۔ دو متناقض باتیں ہیں۔
خلاصہ جواب:- سلسلۂ تدبیر و معالجات کا طلب اور استدعا سے وابستہ ہے جب ہماری رُوح ایک چیز کے طلب کرنے میں بڑی سرگرمی اور سوز و گداز کے ساتھ مبدءِ فیض کی طرف ہاتھ پھیلاتی ہے تو درحقیقت ہماری وہ حالت بھی دعا کی ایک حالت ہوتی ہے پس ہمارا سوچنا۔ فکر کرنا اور طلب امر مخفی کے لئے خیال کو دوڑانا سب امور دُعا میں ہی داخل ہیں۔ تدبیر اور دعا کا باہمی رشتہ صحیفۂ فطرت کی گواہی سے ثابت ہے۔ یہ انسانی فطرت کے دو طبعی تقاضے ہیں۔ ان میں کوئی تناقض نہیں۔ صـ ۲۲۹-۲۳۲ نیز دیکھو "دعا"

ب۔ روحانی ارادوں کی تکمیل کے لئے طاعون کا ظہور علمی زنگ پر اس مرض کے اسباب کے مانع نہیں۔ صـ ۳۲۰-۳۲۱

۲ - طاعون کیا چیز ہے

(ا) کانوں کے آگے یا بغل کے نیچے یا کنج ران میں اس کا ظہور ہوتا ہے۔ طبری میں ہے حضرت عمرؓ کے زمانہ میں علاقہ شام میں طاعون پھیلی۔ وہ چھوٹی سی پھنسی ہتھیلی پر نکلتی تھی۔ توریت میں صرف پھوڑوں کا نام ہے صـ ۳۲۹-۳۲۱

(ب) اس کا نام رجز بھی ہے۔ رجز لُغت عرب میں ان کاموں کو کہتے ہیں جن کا نتیجہ عذاب ہو۔ اور فتح کے ساتھ وہ بیماری ہے جو اونٹ کے بُن ران میں ہوتی ہے۔ اس کی جڑ ایک کیڑا ہوتا ہے۔ جو اونٹ کے گوشت اور خون میں پیدا ہوتا ہے۔ مسلم کی حدیث میں نغف ہے جو لُغت عرب میں کیڑے کو کہتے ہیں اور رُجز کے معنے پلیدی کے ہیں۔ طاعون کی اصل جڑ بھی پلیدی ہے۔ صـ ۳۲۱

۳ - علاج طاعون

(ا) اگر کوئی شخص سورۂ فاتحہ کی دُعا دفع طاعون کے لئے اخلاص سے نماز میں پڑھتا رہے۔ تو خدا تعالیٰ اس کو اس بلا سے اور اس کے بد نتائج سے بچائے گا۔ صـ ۳۲۹

(ب) ہدایات حکومت قابلِ شکر ہیں۔ تاہم

۵- طاعون سے متعلق الہامات

طب

طہارت

ع

عبادات

ا - حقیقی عبادت اور ثواب وہی ہے جس کے اسی دنیا میں انوار و برکات محسوس ہوں اور اس کی قبولیت کے آثار یہی ہیں کہ ہم عین دعا کے وقت دل کی آنکھ سے ایک تریاقی نور خدا سے اُترتا دیکھیں۔ ص ۲۴۱

ب - مخلوق کی پرستش انسانی غلط کاریوں سے پیدا ہوئی ہے۔ کسی نے پتھر کی پوجا کی۔ کسی نے انسان کی۔ کسی نے کوشلیا کے بیٹے کو خدا سمجھ لیا۔ کسی نے مریم کے بیٹے کو۔ ص ۳۲۵

عبداللہ (مولوی کشمیری)

ان کا خط مع نقشہ مزار حضرت عیسیٰؑ اور دوسرے تائیدی امور کا ذکر کہ شہزادہ یوز آسف نبی کی قبر دراصل مسیح کی قبر ہے۔ ص ۱۶۷ - ۱۷۱

عبدالمجید (شہزادہ لدھیانوی)

ا - آپ کا خط جس میں آپ نے قریبی رشتہ دار شہزادہ والا گوہر اکسٹرا اسسٹنٹ کے اس الزام کی جو انہوں نے سراج الاخبار میں شائع کرایا کہ آپ نے احمدیت سے توبہ کر لی تردید کی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود سے نہایت اخلاص اور محبت اور فدائیت کا اظہار کیا ہے۔ اور آپ کے قرب میں رہنے کی خواہش ظاہر کی ہے تاکہ وہ قرب کی برکات سے بہرہ ور ہوں۔ اور لکھا ہے کہ آپ کے در کی کناسی تخت شاہی سے بہت بہتر ہے۔ اور آپ کی تعریف میں ایک مدحیہ قصیدہ فارسی زبان میں لکھا ہے۔ اور شہزادہ والا گوہر کے وساوس کا ذکر کیا ہے۔ ص ۳۷۴ - ۳۸۰

ب - وساوس اور ان کا جواب۔ دیکھو زیر "وساوس"

ج - عبدالمجید صاحب بذات خود نیک چلن، راستگو اور متقی آدمی ہیں۔ ص ۴۲۳

عبد و عبودیت

ا - انسان کی عبودیت الٰہی سے مقصود حقیقی یہی ہے کہ خدا تعالیٰ اس کی حمد کے نتیجے میں اسے محمود بناتا اور اس کے لئے زمین میں قبولیت رکھ دیتا ہے۔ اور اس مقام والوں کی دوسری اعلیٰ صفات کا ذکر۔ ص ۹ - ۱۱

ب - عبودیت سے مراد وہ حالت انقیاد اور موافقت تام اور رضا وفا اور استقامت ہے جو خدا تعالیٰ کے خاص تصرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں پیدا ہوئی۔ اصل عبودیت کا خضوع اور ذل ہے اور اس کی حالت کاملہ وہ ہے جس میں کسی قسم کا غلو اور بلندی اور عجب نہ رہے اور صاحب اس حالت کا اپنی علمی تکمیل محض خدا کی طرف سے دیکھے عرب کا محاورہ ہے مور معبّد و طریق معبّد اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عبد کا لقب ملا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے محض اپنے تصرف اور تعلیم سے ان میں علمی کمال پیدا کیا۔ ص ۳۹۶ و حاشیہ ص ۳۹۴ و ۳۹۵

عذاب

ا - دنیا میں عذاب کا موجب کفر و ایمان نہیں

اس کا فیصلہ مرنے کے بعد ہوگا۔ پہلی اُمتیں بھی کفر کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنی شوخیوں اور ظلموں اور شرارتوں کی وجہ سے ہلاک ہوئیں۔ اسی طرح فرعون بھی اپنے ظلم کی وجہ سے ہلاک ہؤا۔
ص ۳۴۶

ب۔ خدا تعالیٰ کی نظر میں جو لوگ شوخ طبع۔ متکبر ظالم بے خوف اور مردم آزار ہونگے خواہ کسی مذہب کے ہوں وہ عذاب سے نہیں بچ سکیں گے۔
ص ۳۴۷

عقائد

ا۔ جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ وہ ہمارا عقیدہ ہے ..... ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ الیٰ آخرہ ص ۳۲۳

ب۔ ہم میں اور ان لوگوں میں بجز ایک مسئلہ حیات وممات عیسیٰ کے اور کوئی مخالفت نہیں۔ اور آیت فلما توفیتنی وفات مسیح پر نص صریح ہے۔
ص ۳۲۴

ج۔ نزول سے مراد ہم وہی لیتے ہیں جو خود حضرت عیسیٰؑ نے ایلیا نبی کے نزول سے مراد لی۔ ص ۳۲۴

د۔ بموجب آیت فیمسک التی قضی علیہا الموت ہم عدم رجوع موتٰی کے قائل ہیں۔ اور اسی لئے خدا نے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے والوں کے تقسیم شدہ مال کے متعلق قرآن مجید میں کوئی حکم بیان نہیں کیا۔
ص ۳۲۴

علماء

۱۔ اکثر علماء کے انکار پر اصرار کی وجہ یہ ہے کہ انہیں انکار کے بعد اقرار کرنا دوبھر اور مشکل نظر آتا ہے۔
ص ۱۰۳

۲۔ دشمنوں سے انتقام لینے اور وفات مسیح وغیرہ امور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اختلاف۔
ص ۱۹۴-۱۹۵ و ص ۲۱۷

۳۔ میرے ایسے دعووں کے بعد کہ میں خونی مہدی کا منکر ہوں علماء نے کفر کا فتویٰ دیا۔ واجب القتل قرار دیا۔ اور ان کے مال کو لوٹ لینا کے جواز اور ان کی عورتوں کو جبرًا اپنے قبضہ میں لے کر ان سے نکاح کے جواز کا فتویٰ دیا۔ مولوی محمد حسین کی ترغیب پر محمد بخش جعفر زٹلی وغیرہ کے گالیوں سے پُر رسالے لکھنے اور ان کے اعتراضوں اور گالیوں کا ذکر۔
ص ۱۹۶ - ۲۰۰

۴۔ میرے دعویٰ کہ خدا تعالیٰ کے ارادہ اور اس کے الہام سے مسیح موعود کے نام پر آیا ہوں علماء کے فتوے اور انکی حد درجہ توہین آمیز بدزبانی مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق۔ اور ان کے گندے اشتہارات کا ذکر۔
ص ۱۹۶ - ۲۰۴

۵۔ مولویوں سے فیصلہ کرنے کے لئے گورنمنٹ کو منصف ٹھیرانا کہ کوئی آئندہ کی غیب گوئی جو انسان کی نیکی یا بدی سے تعلق نہ رکھتی ہو اور کسی انسانی فرد پر اس کا اثر نہ ہو خدا سے حاصل کرکے بتلاؤں اور اپنے صدق یا کذب کا اسکو

مدار ٹھیراؤں اور در صورت کاذب ہونے کے
ہر ایک سزا اٹھاؤں گا۔ مگر ان میں کون ہے جو
اس فیصلہ کو منظور کرے ۔ ص ۳۰۹

۶ - مولوی لوگ عوام کو دھوکا دینے کے لئے ارادتاً
بیہودہ باتیں بیان کرتے ہیں۔ مثلاً کہ مہدی کی
بڑی نشانی یہ ہے کہ اس کے بدن میں بجائے
خون کے دودھ ہوگا۔ اسی لئے انگریز چیچک
کا ٹیکہ مہدی کی تلاش کے لئے لگاتے ہیں۔
ص ۳۱۸

۷ - مولوی درحقیقت تقویٰ اور خدا ترسی سے خالی
تھے۔ ورنہ خدا تعالیٰ متقی کو ہرگز گمراہ اور ضائع
نہیں ہونے دیتا۔ ص ۳۱۹

۸ - سچائی سے اعراض کی وبا پھیلنے کے کیڑے حسد
حق، تعصب کبر وغیرہ ہیں جن کے حامل علماء
ہیں۔ جن سے دوسرے آنکھیں بند کرکے ایمان
وتقویٰ کو الوداع کہہ کر اُن سے متأثر ہوکر
زہردار بن جاتے ہیں۔ اور اسلام میں عیسائی
مذہب کے باطل عقیدوں کے دخل کی بھی یہی
وجوہ ہیں۔ ص ۳۱۹

۹ - جو زیرکی زمانہ کے مناسب حال ان لوگوں
میں پیدا ہونی چاہیئے تھی وہ ان علماء کو چھو بھی
نہیں گئی۔ ص ۳۲۰

۱۰ - علماء سے فیصلہ کا طریق

دلی امور متنازعہ فیہ میں آیات اور احادیث کی
تشریح میں وہی قول لائق قبول ہوگا جو نبی
یا رسول یا محدّث یا مامور من اللہ کرے۔ اور
خصوصاً مسیح موعود جن کے متعلق مجدد الف ثانی
نے مکتوبات میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کا بعض
مسائل میں علماء وقت سے اختلاف ہوگا۔ ظاہر
ہے کہ اس وقت مسیح موعود جو خداً کا فرستادہ ہے
قرآن وحدیث کے وہ جو معنے کرے وہی قابل قبول
ہونگے۔ اور دوسروں کے معنے ردّ کرنے کے لائق۔
ص ۳۲۰ - ۳۲۲

(ب) اس قدیمی اصل کو اسلام نے بھی مانا ہے کہ اگر
انبیاء رسولوں اور مامورین من اللہ کا علماء وقت سے
کسی حدیث یا کتاب اللہ کے معنے بیان کرنے میں
اختلاف ہو خواہ علماء کے معنے بظاہر قرین قیاس
ہوں لیکن پھر بھی مامورین کے مؤید من اللہ ہونے
کی وجہ سے ان کے معنے قبول کئے جائیں گے۔
مع مثالوں کے جیسے ایلیا کے نزول کی مثال۔
ص ۳۴۲-۳۴۵ وحاشیہ ص ۳۴۳

۱۱ - علماء کا ہمیں کافر اور عقائد اسلام اور اصول دین
سے برگشتہ قرار دے کر لوگوں کو ہم سے نفرت دلانا
اور ہمارے عقائد اور ہمارا مذہب ص ۳۲۲-۳۲۴

۱۲ - علمائے زمانہ اور عوام کی بے دینی اور بدحالی کا ذکر
اور اصلاح اور تنویر قلب کے لئے ایک بندے کے
مبعوث کئے جانے کی ضرورت اور وہ آپ ہیں۔
ص ۴۴۹-۴۵۱ ، ص ۴۶۷-۴۶۹

۱۳ - علماء اور سلسلہ احمدیہ - یہ سلسلہ جسے
خدا نے اپنے ہاتھ سے برپا کیا تمہارے قبول کرنے

میں دین اسلام کے فتنوں اور خطرات سے حفاظت کا وعدہ ہے۔ بموجب وعدہ چار قسم کی حفاظت۔ حفاظ کے ذریعہ۔ اس طرح تحریف لفظی سے ہر زمانہ میں قرآن کو بچایا۔ دوسرے ہر ایک صدی میں ائمہ اور اکابر کو فہم قرآن عطا کر کے تحریف معنوی سے محفوظ رکھا۔ تیسرے متکلمین کے ذریعے۔ چوتھے روحانی انعام پانے والوں کے ذریعہ ص ۲۸۸

(ب) اس زمانہ میں مخالفین نے ہر چہار پہلو کی رو سے حملہ کیا۔ لفظی صحت پر بھی حملہ کیا غلط ترجمے اور تفسیریں شائع کیں۔ اور یہ کہ قرآن اکثر جگہ میں علوم عقلیہ اور مسائل مسلمہ ثابتہ طبعی اور ہیئت کے مخالف ہے اسکی تعلیم جبر و ظلم اور بے اعتدالی اور بے انصافی پر مشتمل ہے۔ اور بہت سی باتیں صفات الٰہیہ اور صحیفۂ فطرت کے منافی ہیں وغیرہ اس لئے چاروں پہلوؤں سے مدافعت کرنے کے لئے چودھویں صدی کا مجدد بھیجا جس کا نام اس کے خدمات مفوضہ کے مناسب حال مسیح رکھا کیونکہ وہ صلیبی فتنوں کی اصلاح کرے گا۔ ص ۲۸۹ -- ۲۹۰

ک

کاسر صلیب

حالت زمانہ و ضرورت کاسر صلیب ص ۱۰۱

کرامت

ا۔ کرامت جو خدا تعالیٰ کا جلال اور چمک اپنے ساتھ رکھتی اور خدا کو دکھلا دیتی ہے وہ خدا کی ایک خاص نصرت ہوتی ہے۔ جو ان بندوں کی عزت زیادہ کرنے کے لئے ظاہر کی جاتی ہے جو حضرت احدیت میں جاں نثاری کا مرتبہ رکھتے ہیں۔ ص ۱۵۷

ب۔ ولی کی کرامت نبی متبوع کا معجزہ ہے۔ پھر جبکہ کرامت بھی معجزہ ہوئی تو معجزات میں تفریق کرنا ایمان داروں کا کام نہیں۔ ص ۳۰۹ و ص ۳۱۰

ج۔ اہل کرامت کی تصدیق اہل معجزہ کی تصدیق کے قائم مقام ہے۔ ص ۳۱۰

کسر صلیب

ا۔ اس سے مراد جنگ یا دینی لڑائی میں درحقیقت صلیب کا توڑنا نہیں۔ بلکہ ملت نصرانیت پر اتمام حجت مراد ہے۔ حاشیہ ص ۴۸

ب۔ یہ کسر محض روحانی طریق سے ہوگا ص ۳۱۱

ج۔ قرآن کے قول کہ مسیح صلیب پر نہیں مرے کی تائید انجیل سے بھی ہوتی ہے اور اس کا ثبوت۔ حاشیہ ص ۱۹۵

د۔ مسیح موعود کے صلیب کو توڑنے اور آسمانی حربہ سے دجال کو قتل کرنے کے اب یہ معنے کھلے ہیں کہ مسیح موعود کے وقت اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے بعض ایسے امور منکشف کرے گا

کہ صلیب، تثلیث اور کفارہ کے عقائد خود بخود نابود ہو جائیں گے جیسے مرہم عیسیٰ اور بدھ مذہب کی کتب کی رُو سے مسیح کا ہندوستان، کشمیر، تبت وغیرہ میں آنا اور کشمیر میں قبر عیسیٰ کا ہونا
حاشیہ صـ ۱۶۴

ھ۔ عیسائیوں کے صلیبی عقیدہ کے غلط ثابت ہو جانے سے عیسائی مذہب کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ حاشیہ صـ ۱۶۶

و۔ یکسر الصلیب میں اشارہ ہے کہ عیسائی مذہب ترقی کرتا چلا جائے گا جب تک کہ مسیح موعود ظاہر نہ ہو۔ اس کا ظہور صلیبی مذہب کے تنزل اور انحطاط کے شروع ہونے کی علامت ہوگا۔ اور اگرچہ وہ دجالی خیالات کو اپنے حربہ براہین سے معدوم نہ بھی کرے۔ تب بھی وہ زمانہ ایسا ہوگا کہ خود بخود وہ خیالات دُور ہوتے چلے جائیں گے اور ہزارہا دلائل اس مذہب کے بطلان کے پیدا ہو جائیں گے اور اس کی تفصیل صـ ۲۸۵-۲۸۷

ز۔ پیدائش ۱۰/۴۹ میں لکھا ہے جب تک سیلا یعنی عیسیٰ نہ آوے یہودا سے ریاست کا عصا جدا نہ ہوگا۔ صـ ۲۸۴-۲۸۵

کشف

کامل کشف جس کو قرآن شریف میں اظہار علی الغیب سے تعبیر کیا گیا ہے جو دائرہ کی طرح پورے علم پر مشتمل ہوتا ہے صرف برگزیدوں کو دیا جاتا ہے۔ ناقصوں کا کشف اور الہام ناقص ہوتا ہے۔ صـ ۲۴۲

کشف الغطاء

۱۔ اس رسالہ میں گورنمنٹ کو اطلاع کے لئے اپنے خاندان کا ذکر اور احمدیہ فرقہ کے حالات، خیالات اور اپنے مشن کے اصولوں اور ہدایتوں اور تعلیموں کا بیان اور سلسلہ کے خلاف غلط فہمیوں کا ازالہ کیا ہے۔ صـ ۱۷۷ و صـ ۲۲۶

۲۔ حکام کو خدا کا واسطہ دے کر اس رسالہ کے پڑھنے کے لئے اپیل۔ صـ ۱۷۹

۳۔ غرض تالیف۔ کیونکہ حاسد مولوی اس فرقہ کے خلاف واقعہ امور گورنمنٹ کو پہنچاتے ہیں اس لئے صحیح واقعات اور اپنے مشن کے اصولوں کو بتانا ضروری ہے۔ صـ ۱۷۹

کشمیری

کشمیری بنی اسرائیل ہیں۔ دیکھو زیر لفظ "بنی اسرائیل"

کفارہ

ا۔ اسلام نے جہنم سے محفوظ رہنے کے لئے انسانی فطرت اور قانون قدرت کے مطابق صراط مستقیم بتایا۔ لیکن یہ کیسی نامعقول بات ہے کہ خدا ہمیں ایک معصوم کو لعنتی بنائے بغیر نجات نہیں دے سکتا۔ پھر جو خود لعنتی ہو وہ دوسروں کی کیا سفارش کرے گا۔ پھر اس پر یہ اعتقاد کہ ایسی لعنتی موت پر ایمان لانے سے تمام گناہوں کے مواخذہ سے فراغت ہو جاتی ہے۔
صـ ۳۳۴-۳۳۵

۴۔ متقی کبھی برباد نہیں کیا جاتا۔ دو مخالف فریق میں سے خداتعالیٰ کی نظر میں جو متقی اور پرہیزگار ہوتا ہے آسمان سے اس کے لئے مدد نازل ہوتی ہے۔ ص ۱۵۵

محدّث

ا۔ محدث بھی نبیوں اور رسولوں کی طرح خدا کے مرسلوں میں داخل ہے۔ بخاری میں وما ارسلنا من رسول ولا نبی ولا محدث کی قرأت درج ہے۔ ص ۳۰۹

ب۔ بموجب صحیح حدیث کے محدث کا الہام بھی وحی کے نام سے موسوم اور مثل وحیٔ انبیاء کے دخل شیطان سے پاک اور خدا کی وحی ہے ص ۴۱۰

محمدؐ

۱۔ آپ پر صلوٰۃ وسلام ص ۳

۲۔ دونوں نام محمد اور احمد سب سے پہلے حضرت آدم پر پیش کئے گئے۔ ص ۳

۳۔ آپ کی بعثت عام تھی۔ ص ۴

۴۔ سب انبیاء سے زیادہ آپ کو نعمت عطا ہوئی۔ اور اپنے پاس سے اللہ تعالیٰ نے براہ راست علم و فہم دیا۔ ص ۴-۵

۵۔ آپ نے سب سے زیادہ حمد الٰہی کی اور اس کی وجہ اور یہ مرتبہ حمد کا دوسرے رسل اور انبیاء اور ابدال و اولیاء میں سے کسی کو عطا نہیں ہوا۔ کیونکہ دوسروں نے تو کچھ حصہ علوم کا علماء اور آباء کی وساطت سے پایا۔ لیکن آپ کو سب کچھ براہ راست خدا سے عطا ہوا۔ ص ۵-۷

۶۔ احمد کے نام سے پہلے کوئی اور نبی موسوم نہیں ہوا۔ اور اس کی وجہ۔ ص ۷-۸

۷۔ علی وجہ الکمال مہدی اور احمد۔ محمد ہیں ص ۷

۸۔ پس ہمارا نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) زمین و آسمان پر تعریف کیا گیا۔ اور اس کی وجہ۔ ص ۸

۹ محمد اور احمد نام ابتدائے دنیا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وضع کئے گئے۔ پھر بطور مستعار آپ کے اظلال و آثار کو دیئے جاتے ہیں۔ ان دونوں ناموں سے حصہ پانیوالوں کے دل انوار سے پُر کئے جاتے ہیں۔ آخری زمانہ میں ایک عبد کو یہ نام دیئے جانے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی۔ ص ۱۴

۱۰۔ محمد اور احمد نام اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیئے جاتے ہیں۔ اور اس کی تفصیل۔ ص ۱۳

۱۱۔ محمدیت اور احمدیت کے پہلو کے تحقق کے بغیر کامل توحید کسی نفس میں نہیں پائی جاتی اور نہ سکینت اور اطمینان حاصل ہوتا ہے ص ۱۵

۱۲۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام محمد اور احمد رکھا تا امت کو دونو مقاموں کے حصول کے لئے تذکیر ہو۔ پس کیسے بلند شان رسول ہیں کہ جنکا نام بھی امت کے لئے بطور وصیت و تذکیر کے ہے اور اس میں خداشناسی کے آخری

بلاغت کاملہ کے لحاظ سے ایک اعلیٰ درجہ کا علمی معجزہ ٹھیر گیا جس کی نظیر پیش کرنا تمام جن و انس کی طاقت سے باہر ہے۔
ص ۳۹۵ و ص ۴۵۱

ج۔ چنانچہ آپ کو والدین سے مادری زبان سیکھنے کا موقعہ نہ ملا۔ زبان دانی کے مزید میں بھی کسی کا محتاج نہ کیا۔ حاشیہ ص ۳۹۶

(د) خاص عبودیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور کو نصیب نہیں ہوئی۔
حاشیہ ص ۳۹۷

۲۳۔ محمد صلعم اور عبودیت۔

(ل) آپؐ کا اعلیٰ کمال جو آپ کی خصوصیت تھی۔ عبودیت اور عبودیت ہے۔ آپ کی علمی تکمیل بلاواسطہ ہو کر آپ کو عبد کا لقب ملا اور یہ سوائے آپ کے جو مہدیٔ کامل ہیں کسی کو میسر نہ آیا۔
ص ۲۹۴-۲۹۶ مع حواشی

(ب) چونکہ مہدیٔ موعود کو بھی عبودیت کا مرتبہ آپ کے ذریعہ حاصل ہوا۔ اسلئے مہدی میں عبد کے لفظ کی کیفیت غلام کے لفظ سے ظاہر کی گئی یعنی اس کا نام غلام احمد ہے۔ جو اس عبودیت کو ظاہر کرتا ہے۔ جو ظلّی طور پر اس میں پائی گئی۔
حاشیہ ص ۳۹۵

نیز دیکھو "عبودیت"

محمد حسین بٹالوی

۱۔ جھگڑے سے بچنے کے لئے محمد حسین اور اس کے رفیقوں سے ملاقات نہ کرو۔ اور نہ اس عرصہ میں بحث مباحثہ کرو۔ ص ۱۵۴

۲۔ ایک اشتہار جو ۲۱ر نومبر ۱۸۹۸ء کو بطور مباہلہ محمد حسین بٹالوی اور اس کے دو رفیقوں کی نسبت شائع کیا گیا جس کی میعاد ۱۵ر جنوری ۱۹۰۰ء کو ختم ہو گئی۔ ص ۱۵۳

۳۔ محمد حسین بٹالوی اور مباہلہ اور اس کا فوری عذاب کا مطالبہ خلافِ سنت و حدیث ہے۔ اور ۲۱ر نومبر والا اشتہار صرف ایک دعا ہے کہ جھوٹے کو ذلت پہنچے۔ اس میں موت مراد نہیں۔ ص ۱۴۳-۱۴۴

۴۔ ۲۱ر نومبر ۱۸۹۸ء کے اشتہار میں اَتَعْجَبُ لِاَمْرِیْ نے محمد حسین کی ذلت کا سامان پیدا کر دیا۔ اس نے کہا۔ مِنْ اَمْرِیْ چاہیئے۔ لِاَمْرِیْ غلط ہے۔ الہام کی تائید میں مثالیں کلام عرب اور حدیث سے۔ ص ۱۴۴-۱۴۶

۵۔ محمد حسین کے فتویٰ تکفیر کا ذکر۔ ص ۱۹۹

۶۔ فتویٰ مندرجہ اشتہار مؤرخہ ۲۹ر رمضان ۱۳۰۸ھ اور رسالہ سیف مسلول جو محمد حسین کی تحریک پر لکھے گئے۔ اور رسالہ اشاعۃ السنۃ مطبوعہ ۱۸۹۸ء میں گالیاں دینے کی تحریک اور جعفر زٹلی کے نام پر گالیوں سے پُر اشتہار چھپوانے کا ذکر اور دیگر اشتہارات اور

اور ان کے اقتباسات - ص۱۹۶-۱۹۸ و حاشیہ ص۲۰۴

۷ - محمد حسین سے مباہلہ بایں معنی کے جھوٹے کی ذلت خدا تعالےٰ سے طلب کی ہے - ان کے پانچ اشتہارات کے بعد لکھا گیا جس میں مباہلہ کے لئے درخواست کی گئی تھی - ص۱۹۷ و حاشیہ و ص۲۰۵ - و ص۲۰۷

۸ - محمد حسین نے اشتہار ۲۱ر نومبر ۱۸۹۸ء کے جھوٹے طور پر یہ معنے کئے کہ اس میں اس کے قتل کی دھمکی دی گئی ہے - اور اس کا مفصل جواب - ص۱۹۸ - ۲۰۰

۹ - محمد حسین میرے ان دعاوی سے پہلے میرا حد درجہ مدح خوان تھا - مجھے نیک انسان ملی مسلمانوں کا فخر اور گورنمنٹ انگریزی کا نہایت درجہ خیر خواہ سمجھتا تھا - دیکھو اشاعۃ السنہ جون - جولائی اگست ۱۸۸۴ء اور اس کے اقتباسات ص۲۰۰ - ۲۰۱

۱۰ - محمد حسین سے میری کوئی ذاتی عداوت نہیں - نہ کوئی مالی شراکت - صرف مذہبی عقائد کا اختلاف ہے - ص۲۰۵ و ص۲۱۷

۱۱ - محمد حسین کے رسالہ اشاعۃ السنہ انگریزی کا ذکر جس میں خونی مہدی کے آنے سے انکار اور مجھے گورنمنٹ عالیہ کی نظر میں باغی ٹھہرانے کی کوشش کی ہے - اور اس کا تفصیلی جواب ص۲۱۴ - ۲۱۶ و ص۴۲۵ - ۴۲۷

۱۲ - محمد حسین کی اس جھوٹی مخبری کا جواب کہ گویا میں نے کوئی اس مضمون کا الہام شائع کیا ہے کہ گورنمنٹ عالیہ کی سلطنت آٹھ سال کے عرصہ میں تباہ ہو جائیگی - گورنمنٹ اس خلاف واقعہ مخبری کا اس شخص سے مطالبہ کرے - ص۲۱۶

۱۳ - تیسری بات اس رسالہ میں یہ لکھی ہے کہ یہ شخص مسیح موعود ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرتا ہے اور اس کا جواب کہ جسطرح انبیاء کی نبوت ثابت ہوتی رہی ہے - اسی طرح خدا تعالےٰ نے میرے دعویٰ کو ثابت کیا ہے اور آسمانی نشانوں نے میری گواہی دی ہے - ص۲۱۶

۱۴ - اس رسالہ میں اس کا لکھنا کہ میں ایسے مہدی کے آنے کا جس کو دوسرے مولوی مانتے ہیں کہ وہ لڑائیاں کرے گا قائل نہیں - یہ اس کا منافقانہ بیان ہے - اس کا عقیدہ دوسرے مولویوں جیسا ہے - ورنہ وہ ان کا لیڈر کیسے ہو سکتا ہے - بعض مولویوں کے نام کا ذکر کہ ان کے سامنے اس سے دریافت کیا جائے تو اس کا نفاق ظاہر ہو جائیگا - ص۲۱۷ - ۲۲۱

۱۵ - پیشگوئی جو الہام ۲۱ر نومبر ۱۸۹۸ء میں جزاء سیئۃ بمثلھا بٹالوی کے حق میں پوری ہو گئی ہے - کیونکہ جس اجماعی عقیدہ کا مخالف ٹھہرا کر مجھے ملحد کافر دجال ٹھیرایا تھا - مہدی کے متعلق اجماعی عقیدہ سے وہ

اپنے رسالہ ۱۴ اکتوبر ۱۸۹۸ء میں منکر ہو گیا۔
ص ۲۲۲ - ۲۲۳

۱۶ - اُس کے اس الزام کا جواب کہ مَیں گورنمنٹ کا باغی ہوں - یہ قول اس قول کے پہلے قول کے برخلاف ہے اور وہ خود لکھتا ہے کہ سلطان روم کو خلیفہ برحق اور دینی پیشوا ماننا چاہیئے اور مجھے اس وجہ سے کافر کہتا ہے کہ مَیں سلطان روم کے خلیفہ ہونے کا قائل نہیں - اور اس کا جواب - مدح انگریزی گورنمنٹ کی تعریف اور محمد حسین کے منافقانہ رویہ کی طرف گورنمنٹ کو توجہ دلانا۔ ص ۲۲۳ - ۲۲۶ و ص ۴۳۵ - ۴۳۹

۱۷ - محمد حسین کا یہ الزام کہ مَیں نے عیسٰیؑ کی توہین کی ہے سراسر افترا ہے جس سے مَیں اپنی مشابہت ظاہر کرتا ہوں اُسے بُرا کیونکر کہہ سکتا ہوں۔ ص ۲۲۶ حاشیہ

۱۸ - محمد حسین میرا پکّا دشمن اور مخالف ہے اس کے فتوٰی تکفیر کا ذکر مولوی نذیر حسین اور اس کے بعد ملّاؤں کا بلا توقف مجھے کافر اور دجّال قرار دینا اور گورنمنٹ تک خلاف واقعہ باتیں پہنچانا کہ یہ مہدی سوڈانی سے بھی زیادہ خطرناک ہے حالانکہ یہ شخص اپنی ذاتی واقفیت کی بنا پر مجھے اور میرے والد کو گورنمنٹ انگریزی کا خیر خواہ لکھ چکا ہے۔ اور جانتا ہے کہ نہ مَیں جہاد کا قائل نہ خونی مسیح اور خونی مہدی کا قائل پھر سوڈانی مہدی سے مجھے کیا مشابہت؟

اور اس کی دیگر فتنہ پردازیوں کا ذکر - آتھم ولیکھرام وغیرہ پیشگوئیوں پر اعتراض اور اس کا جواب - ص ۴۳۵ - ۴۴۱

مرہم عیسٰی

۱ - صلیبی واقعہ کے اصل حقیقت شناخت کرنے کے لئے مرہم عیسٰی ایک علمی ذریعہ اور معیار حق شناسی ہے۔ ایک ہزار سے زیادہ کتب میں اس مرہم عیسٰی کا ذکر ہے - ان میں سے بعض یہودیوں کی بعض عیسائیوں کی بعض مجوسیوں کی ہیں - اس کے مقابلہ میں انجیل نویسوں کی شہادت قابلِ اعتبار نہ ہونے کی وجوہات - مثلاً واقعہ صلیب کے وقت وہ حاضر نہ تھے - انجیلوں میں بکثرت اختلاف ہے - برنباس میں مسیح کے مصلوب ہونے سے انکار کیا گیا ہے - پھر مسیح نے واقعہ صلیب کے بعد اپنے حواریوں کو زخم دکھائے چالیس روز گرد و نواح میں رہے وغیرہ -
حاشیہ ص ۱۵۷ - ۱۶۰ و حاشیہ ص ۱۶۴ و ۱۷۲ و ص ۲۱۰ و حاشیہ ص ۲۱۱ و ص ۲۴۷ - ۲۴۸ و ص ۳۵۶ - ۳۵۷ و ص ۳۹۱

۲ - مرہم عیسٰی سے عیسائیوں کے تمام عقائد کفارہ تثلیث وغیرہ غلط ثابت ہوتے ہیں۔ حاشیہ ص ۱۶۱ نیز دیکھو ص ۱۷۲

۳ - حضرت مسیح موعودؑ نے مرہم عیسٰی تیار کروائی - یہ مرہم حضرت عیسٰیؑ کے لئے بنائی گئی - شیخ الرئیس بو علی سینا نے اس نسخہ کو اپنے قانون میں مرہم مسیحیہ

لکھا ہے۔ اور میرے کتب خانہ میں اس کا قلمی نسخہ ہے جو پانچسو برس کا لکھا ہوا ہے۔
صـ ۳۴۸

مسلمان

ا۔ مسلمانوں کی حالت اور ان میں سے عیسائی ہونے والوں کی حالت کا ذکر۔ اور اُن کے ارتداد کی اصل وجہ۔ صـ ۶۷-۷۶

ب۔ سورۃ فاتحہ میں مسلمانوں کے لئے یہ اشارہ تھا کہ وہ یہودیوں کے خُلق اور خُو سے باز رہیں۔ اور اگر کوئی مامور من اللہ آئے تو اس کی تکفیر و توہین میں جلدی نہ کریں۔ مگر وہ اُن کے مشابہ بن گئے۔ اور اس امت کے اماموں۔ راستبازوں اور مجددوں کو ستاتے رہے۔ اور کافر بے دین زندیق نام رکھتے رہے۔ مسیح موعود کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا جس طرح وہ ایلیا کے نزول پر مصر ہوئے مسیح کے نزول پر۔ صـ ۲۵۴-۲۵۵

ج۔ پیشگوئیوں کی نافہمی کے بارہ میں یہود و نصاریٰ سے مشابہت اختیار کی اور تشابہات پر اڑ کر اُن بینات کو بھی رد کر دیا جو نہایت صفائی سے پوری ہو گئی تھیں۔ صـ ۲۶۶-۲۶۷

مسیح موعود (علیہ السلام)

۱۔ اپنے حالات کا ذکر۔ سکھوں کے عہد حکومت میں آپ کے خاندان کا ہجرت کرنا۔ پھر انگریزوں کا آنا۔ اور مذہبی آزادی۔ اور آپ کا مسیح موعود ہونا۔ آپ کے والد اور آپکے بھائی کا آپ کو دنیا کی طرف متوجہ کرنا۔ مگر آپ کی طبیعت میں خدا تعالیٰ کی جستجو اور اُس کے قرب کی تلاش تھی۔ شہرتوں سے نفرت اور گمنامی کو پسند کرنا۔ اور آپ کے مسیح موعود ہونے پر علماء کی مخالفت کرنا وغیرہ۔
صـ ۴۷-۵۷، صـ ۱۷۹-۱۸۶، صـ ۲۰۰-۲۰۳

۲۔ غرض بعثت

(ا) میرے دل کو امتوں اور قوموں کو روشن کرنے کے لئے منور کیا اور مسیح موعود بنایا
صـ ۵۵-۵۷، صـ ۹۵

(ب) دلائل قاطعہ سے اہل صلیب اور کفار پر اتمام حجت اور خدا کے متلاشیوں کو خوشخبری دینا۔ صـ ۹۵

(ج) ہمارا مقصد نرمی اور ملائمت سے لوگوں کے دھوکے دُور کرنا اور نوع انسان سے خواہ وہ عیسائی ہوں یا ہندو یا یہودی ہمدردی سے پیش آنا اور دلائل عقلیہ اور آیاتِ سماویہ سے اُن کے عقائد کی غلطیاں اُن پر واضح کرنا ہے۔ صـ ۲۵۸-۲۵۹
و صـ ۲۹۵ و صـ ۳۱۱ و صـ ۴۵۵ و
صـ ۴۶۰-۴۶۱

(د) یورپ کے فلسفہ اور دجالیت کے حملوں اور نبوت اور پیشگوئیوں اور معجزات کے انکار

اور تعلیم قرآنی پر اعتراض - اور برکات اور
انوار اسلام پر استہزاء وغیرہ حملوں کو
نیست و نابود کرنا اور نبوت محمدیہ کو
تازہ تصدیق اور تائید سے حق کے طالبوں
پر چمکانا اور اس بارہ میں الہامات۔ صـ۳۰۸
(ھ) سراسر ہمدردی اور پوری نیک نیتی سے
سچے خدا کی طرف لوگوں کو بلانا اور اس
تفرقہ کو دور کرنا ہے جو غلط فہمی سے
پادریوں نے مسلمانوں کے ساتھ ڈال رکھا
ہے - صـ۲۷۰
(و) فتنۂ صلیب کو فرد کر کے دنیا میں توحید
اور ایمان کا جلال ظاہر کرنا ہے۔ صـ۴۱۰
۳ - آپ کا مکتوب خواص اور اقوام کے
برگزیدوں کے نام - صـ۵۸
۴ - دعویٰ
(الف) خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام دیئے
جانے اور صدی کے سر پر بطور حکم
تجدید دین کے لئے مبعوث کئے جانے
اور بذریعہ وحی مسیح موعود اور مہدی کے
نام دیئے جانے کا دعویٰ صـ۵۹
و صـ۹۵ و صـ۲۰۱
(ب) اُمت میں سے ایک شخص کو مسیح کا
نام دے کر فتنۂ نصرانیت کے دُور
کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے کھڑا کیا -
اور اپنا وعدہ پورا کیا کہ مسیح موعود
کسر صلیب کرے گا۔ صـ۷۷-۷۸
و صـ۸۰ و صـ۹۵
(ج) وحی والہام وکشوف و دقائق قرآنیہ اور حدیث
کا علم دیا جانا اور بکثرت نشانات کا عطا ہونا
اور خدا کے نُور سے منوّر ہونا۔ صـ۹۲-۹۴
(د) تکذیب علماء کے ڈر سے میں نے خدا تعالیٰ
کی وحی سے جو مجھ پر کھلا تھا پوشیدہ
نہ رکھا - صـ۹۹
(ھ) دعویٰ علم قرآن - مجھے خدا تعالےٰ
نے علم قرآن دیا ہے اور محاورات زبان عرب
سمجھنے کیلئے وہ فہم عطا کیا ہے کہ میں بلا
فخر کہتا ہوں کہ اس ملک میں کسی دوسرے
کو یہ فہم عطا نہیں ہُوا۔ صـ۲۰۸
و صـ۴۵۱
(و) اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکمت و معرفت اور
براہین اور علوم الٰہیہ دوسروں سے زیادہ
عطا فرمائے - اور دشمنوں کا مقابلہ اور
میدان میں بہادروں کی طرح اسلام کی مدد
کرنا وغیرہ - صـ۴۶۴-۴۶۵
(ز) تیرھویں صدی میں اسلام اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پر کمال ظلم اور
تعدی سے حملے اور فتن صلیبیہ کے توڑنے
کے لئے چودھویں صدی کے مجدد کا نام
مسیح موعود رکھا گیا - اور آپ کا صدی کے
سر پر مامور کیا جانا اور آسمانی سلسلہ کا قیام صـ۲۵۹-۱۵۷

(ح) ہمارے دعویٰ کی بنیاد حضرت عیسیٰ کی وفات پر ہے۔ ص ۲۶۹

(ط) میں آیت اللہ ہوں اور مسیح موعود نام دیئے جانے کی غرض یہ ہے کہ میں مردہ دلوں کو زندہ کردوں۔ ص ۴۵۱

(ی) خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود و مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اور علماء کا تکفیر و تکذیب کرنا۔ ص ۴۷۰-۴۷۱

۵۔ صداقت مسیح موعود

(ا) ضرورت مجدد۔ مسلمانوں اور اسلام کی بیکسی کی حالت۔ کتنے اُن میں سے عیسائیت میں داخل ہو گئے۔ اس طرح باپ بیٹے سے یعنی رشتہ دار ایک دوسرے سے جُدا ہو گئے۔ ص ۸۱-۸۴، و ص ۹۴، و ص ۱۰۱، و ص ۲۵۵، و ص ۲۹۴

(ب) غلبۂ صلیب اور نصرانیت کا پھیلنا اوّل علامات ظہور مسیح میں سے ہے۔ اور اس کے تحقق کا ذکر اور مسیح کا صدی کے سر پر ظاہر ہونا مسلّمات سے ہے ص ۸۴-۸۹ و ص ۹۹، و ص ۳۱۰-۳۱۱

(ج) چودھویں صدی کے سر پر امام مہدی و مسیح کا ظہور بتاتے تھے۔ ص ۲۵۵

(د) لوگ ظہور مسیح کے منتظر تھے۔ ص ۸۷

(ھ) ظہور مسیح موعود کی علامتیں

(ا) صلیب کے غلبہ کے وقت ظاہر ہوگا اور صلیبی فتنہ کو دُور کرے گا۔ پادریوں کی خلاف اسلام تصانیف اور ان کی مکاریوں اور حیلوں اور مساعی کا ذکر۔ ص ۶۴-۶۸ و ص ۷۷ و ص ۸۴-۸۹ نیز دیکھو کسر صلیب

(ب) صدی کے سر پر اور غلبۂ صلیب اور امت میں اختلاف کے وقت مبعوث ہوئے۔ ص ۱۰۵-۱۰۶، و ص ۲۵۵، و ص ۳۲۸

(ج) اور بہت سی علامات۔ ص ۲۹۴-۲۹۵، ص ۲۷۹-۲۸۲، ص ۳۰۵-۳۰۶، و ص ۳۱۵، و ص ۴۰۰-۴۰۱

۶۔ صداقت کے نشانات

(۱) بے نظیر معرفت کا ذکر جو آپ کو دی گئی۔ اور ان کتابوں کا ذکر جس کا نصرانی جواب نہ دے سکے۔ ص ۱۰۵

(۲) (ا) دوسرا نشان کہ عربی زبان میں میری دعاؤں کے نتیجہ میں خارق عادت ملکہ عطا کیا اور عربیت کے نوادر و لطائف ادب کے دروازے میرے پر کھولے گئے۔ فصیح و بلیغ عربی میں کتب تالیف کیں اور مخالفوں کو مقابلہ کے لئے بلایا۔ اور انہیں کہا دوسروں کو بھی اپنے ساتھ ملا لیں۔ لیکن وہ میرے کلام کی نظیر نہ لا سکے۔ ص ۱۰۷-۱۱۳

(ب) فصیح و بلیغ عربی میں کتب لکھنے کا نشان مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کی روحانیت سے حاصل ہُوا ہے صفحہ ۱۱۳

(ج) مخالفوں کے اس اعتراض کا جواب کہ یہ دعویٰ قرآن کے دعویٰ سے مشابہ ہے۔ ولایت کی حقیقت نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے اور یہ کہ کرامات معجزات کے اظلال باقیہ ہیں۔ صفحہ ۱۱۴

(د) مسیح موعود اور مہدی میں حقیقت عیسوی اور ہویت محمدیہ کا پایا جانا اور محمدی ہویت کا اقتضاء تھا کہ کلام میں اعجاز ہو اور عیسیٰ کے کمالات بھی بطور ورثہ عطا ہوئے اس لئے اس کا نام عیسیٰ بھی ہُوا اور محمد بھی۔ حاشیہ صفحہ ۱۰۹-۱۱۰ و صفحہ ۴۲۱

۳ - (الف) ایک نشان رمضان میں خسوف وکسوف کا ہونا ہے جو ظہور مہدی کی ایک قطعی علامت تھا۔ صفحہ ۱۱۵-۱۱۶

(ب) دارقطنی کی روایت اور اس کی تشریح صفحہ ۱۱۷ - ۱۱۸

(ج) اس کا ذکر فتاویٰ ابن حجر میں بھی ہے صفحہ ۳۱۵ و صفحہ ۳۲۷ و صفحہ ۴۰۰ و صفحہ ۴۱۹-۴۲۰ و صفحہ ۴۲۱

(د) آیت فاذا برق البصر وخسف القمر وجمع الشمس والقمر میں خسوف وکسوف کے نشان کا ذکر اور یہ کہ یہ قیامت کا واقعہ نہیں۔ صفحہ ۱۱۹-۱۲۱

(ھ) خسوف وکسوف کے نشان میں جو عجائب ہیں ان کا ذکر نور الحق میں بہ تفصیل لکھا ہے۔ ایک یہ تھا کہ جو نشان کے دیکھنے کے بعد توبہ نہیں کریں گے ان پر عذاب نازل ہوگا۔ اور اہل حق کی مدد ہوگی۔ چنانچہ اس کے بعد طاعون پھیلی اور ہماری جماعت بڑھی۔ صفحہ ۱۲۱-۱۲۳

۴ - لیکھرام کی ہلاکت کا نشان اور اس کی تفصیل

(الف) لیکھرام کا قادیان جانا اور اس کے بعد نشان دیکھنے پر اصرار اور اس کی ہلاکت کے متعلق پیشگوئی اور کیفیت قتل لیکھرام۔

(ب) لیکھرام کی موت کے متعلق آپ کا ایک خواب۔ صفحہ ۱۳۲

(ج) اس سلسلہ میں خانہ تلاشی کا ذکر اور مخالفوں کی ناکامی۔ صفحہ ۱۴۱

۵ - توریت، انجیل و قرآن کی رُو سے مفتری فنا کیا جاتا ہے۔ عقل بھی یہی گواہی دیتی ہے۔ کوئی ایک نظیر بھی پیش نہیں کرسکو گے کہ کسی جھوٹے مفتری نے ایام افترا میں وہ عمر پائی جو اس عاجز نے پائی۔ کوئی الہام کا جھوٹا مدعی پیش کرو۔ جو جھوٹے طور پر خدا کا مامور اور فرستادہ اپنا نام رکھتا رہا۔ وہ پچیس برس یا اٹھارہ برس تک جھوٹے الہام دنیا میں پھیلاتا رہا ہو۔ صفحہ ۲۶۷-۲۶۸ و صفحہ ۳۱۴ و حاشیہ صفحہ ۳۴۳

۶ - اتمام حجت اور کامل تسلی کا ذریعہ چار طریق ہیں۔

نصوص صریحیہ۔ دلائل عقلیہ اور مشاہدات حسیہ اور تائیدات سماویہ اور ابرار و اخیار کی شہادتیں۔ اور ان چاروں طریق سے اپنے دعویٰ کا ثبوت ص ۲۶۸ و ص ۴۲۲

۷۔ صداقت پر پانچ قسم کی گواہیاں۔ نئے نشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقرر کردہ علامات کا پورا ہونا۔ اہل کشف کی پیشگوئیوں کا میرے حق میں پورا ہونا جیسے شاہ ولی اللہ۔ نعمت اللہ ولی اور گلاب شاہ کی پیشگوئی۔ صدی کے سر کا ایک کاسر صلیب مجدد کا چاہنا جو آفات حملہ صلیبیہ کے مناسب حال ہو۔ ص ۳۱۵

۸۔ <u>ضرورت زمانہ</u>۔ ساٹھ برس سے پنجاب پر عیسائی مذہب کا تسلط اور ان کے اسلام پر حملوں کا ذکر۔ پھر کئی لاکھ بیمار نیچریت کے رنگ میں فلسفیت اور اباحت اور مخلوق پرستی کے رنگ میں وساوس اور شبہات کے رنگ میں بستر مرگ پر پڑے ہیں خدا نے اپنے وعدہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کو یاد کر کے یہ سلسلہ قائم کیا ہے۔ پس یہ اس کا اپنا سلسلہ ہے۔ ص ۳۲۵ - ۳۲۶

۹۔ اس سلسلہ کی صداقت کا نشان کہ خدا کشتی کرنے والوں کی طرح غیر قوموں سے لڑا اور ان پر فتح پائی۔ پانچ کشتیوں کا ذکر۔ آتھم لیکھرام۔ جلسہ مہوتسو۔ مقدمہ ڈاکٹر کلارک۔ مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری۔ جس کے عزیز اسلام سے ٹھٹھا کرتے تھے۔ یہ پیشگوئی بھی مشروط تھی۔ ص ۳۲۶ - ۳۲۷

۱۰۔ <u>مسیح موعود کا ذکر قرآن مجید میں</u>

(ا) آیت استخلاف سے استدلال۔ ص ۲۸۳ - ۲۸۵ و حاشیہ ص ۲۵۵

(ب) انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون سے استدلال۔ ص ۲۸۸ - ۲۸۹

(ج) آیت کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولاً سے استدلال۔ ص ۳۹۰

(د) آیت وآخرین منھم لما یلحقوا بھم سے استدلال اور حدیث لو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل من فارس فارسی الاصل مسیح موعود ہے۔ اور اس کا زمانہ مسیح موعود کا زمانہ ہے۔ کیونکہ صلیبی حملہ ایمان پر ہے اور مسیح موعود کا بڑا کام تجدید ایمان ہے۔ ص ۳۰۴ - ۳۰۵

۱۱۔ <u>مسیح موعود و مہدی کے نام</u>

(ا) حدیثوں میں حکم۔ مہدی اور مسیح آئے ہیں۔ ان اسماء کے رکھنے میں حکمت۔ <u>حکم</u> اسلئے کہ وہ امت میں اختلاف کے وقت ظاہر ہوگا۔ اور عقائد میں اختلافات کا فیصلہ کرے گا۔ <u>مہدی</u> اس لئے کہ وہ علماء سے نہیں بلکہ خدا سے رہنمائی حاصل کرے گا اور آنحضرتؐ کی طرح اس کا خدا کے سوا اور کوئی معلم نہ ہوگا۔

مسیح اس لئے کہ وہ جنگ نہیں کرے گا بلکہ دعائیں اور تضرعات اس کا ہتھیار ہوگا۔
ص۸۹-۹۲ و ص۲۹۴

(ب) حَکَم ہوگا۔ اُمت کے اختلافات کا فیصلہ کریگا۔ پس مومن وہی ہونگے جو اس فیصلہ کو صفائے نیت سے قبول کریں گے ص۱۴۷

(ج) آنے والے کا نام مسیح اور مہدی رکھنے میں یہ حکمت تھی کہ وہ دونوں قسم کی برکتیں جسمانی اور روحانی پائے گا۔ روحانی برکتیں چشمہ فیوض محمدیہ سے پانے کی وجہ سے مہدی کہلائیگا۔ اور جسمانی اور فانی یعنی دنیوی برکتیں وسائل آرام وغیرہ جو حضرت مسیح کو دی گئی تھیں پانے کی وجہ سے عیسٰی ابن مریم کہلائیگا

اسی لئے براہین میں جہاں اسرار اور معارف کے انعام کا ذکر تھا وہاں احمد کے نام سے پکارا اور متعلقہ الہامات اور یہ سر مہدی اور عیسٰی کے نام کا مجھ پر الہام الٰہی سے کھلا۔ ص۳۹۷-۳۹۸ و ۳۹۹
و ص۴۰۰ اور متعلقہ الہامات ص۴۰۱-۴۰۵

(د) مہدی موعود کا نام احمد اور محمد ہونیکی وجہ ص۳۹۸ و ص۴۲۵

(ھ) مسیح ناصری اور مسیح محمدی کا مسیح نام رکھنے میں حکمت۔ دراصل مسیح اس صدیق کو کہتے ہیں جس کے مسح یعنی چھونے میں خدا نے برکت رکھی ہو۔ اور اس کے انفاس اور کلام زندگی بخش۔ نیز دجال کو مسیح کہنے کی وجہ۔ ص۲۹۴

(و) عیسٰی مسیح کے اخلاق کے ساتھ ہم رنگ ہونے کی وجہ سے خدا نے میرا نام مسیح موعود رکھا۔ ص۱۹۲

(ز) حضرت مسیح موعود جامع برکات عیسوی اور محمدی ہے

(۱) محمدی برکات اس زمانہ میں معارف اور اسرار وغیرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح بلا واسطہ کسی استاد کے مجھے اللہ تعالیٰ نے عطا کئے اور عیسوی برکتیں جن سے مراد انسانوں کو اپنی دعا اور توجہ سے مشکلات سے رہائی دینا بیماریوں سے صاف کرنا وغیرہ ہے۔ اللہ تعالےٰ نے میری ہمت اور توجہ اور دعا سے لوگوں پر ظاہر کیں جن کی نظیر دوسروں میں ہرگز نہیں ملے گی اور مسلمانوں اور غیر مسلموں کو دعاؤں میں مقابلہ کے لئے دعوت اور مسلمان مفسروں اور محدثوں کو قرآن کے حقائق و معارف بیان کرنے کے لئے چیلنج اور یہ کہ زمین پر بجز میرے ان دونوں نشانوں کا کوئی جامع نہیں۔ ص۴۰۵-۴۰۸ و ص۴۲۵

(۲) حضرت عیسٰیؑ کی ہمت اور توجہ دنیوی برکات کی طرف زیادہ مصروف تھی۔ اس لئے ان کی اُمت رفتہ رفتہ دین سے بکلی بے بہرہ ہوگئی لیکن دنیوی علوم میں بے نظیر بن گئی۔ مگر دینی عمیق اسرار مسلمانوں کے حصہ میں آئے۔ اور دنیا میں پیچھے رہے۔ روحانی برکات کی یادگار کیلئے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآنی دائمی معجزہ دیا گیا جو تمام دینی معارف کا جامع ہے ص ۴۰۴

(۳) دنیوی برکتیں عیسیٰ صفت انسان کی تجلّی اور روحانی برکتیں محمد صفت انسان کی تجلّی چاہتی تھیں۔ خدا تعالیٰ وحدت کو پسند کرتا ہے۔ اس لئے دونوں صفات کا مظہر ایک شخص کو بنا دیا۔ یہی سِر ہے کہ احادیث میں امامت کا کام مہدی کے اور قتل دجّال کا کام مسیح کے سپرد ظاہر فرمایا گیا۔ ص ۴۰۵

(۴) عادل مسیح اور ظالم مسیح

احادیث سے آخری زمانہ میں دو مسیحوں کا آنا معلوم ہوتا ہے ظالم مسیح اور عادل مسیح ایک کا توکّل اسباب پر ہو گا اور دوسرے کا دعا اور خدا تعالیٰ پر۔ اور اس کی تفصیل۔ حاشیہ ص ۹۰-۹۲

۱۲- سیرت مسیح موعود

(ا) - مَیں ہرگز پسند نہیں کرتا جو شخص شر کا ارادہ کرتا ہے مَیں بھی شر کا ارادہ کروں۔ مثلاً ڈاکٹر کلارک کے متعلق جب کپتان ڈگلس نے دریافت کیا کہ آپ اس پر نالش کرنا چاہتے ہیں تو مَیں نے انشراح صدر سے کہا نہیں بلکہ ملزم عیسائیوں پر بھی نالش کرنے سے اعراض کیا۔ ص ۱۹۴

(ب) اسی طرح میں نے مؤلف امہات المومنین کے متعلق انجمن حمایتِ اسلام لاہور کے خلاف میموریل بھیجا کہ ہم اس سے انتقام لینا نہیں چاہتے۔ ہاں معقول طور پر ردّ لکھنا ہمارا فرض ہے۔ ص ۱۹۵

(ج) محمد حسین پر ڈاکٹر کلارک کے مقدمہ میں میرے وکیل مولوی فضل دین نے ایسا سوال کرنا چاہا جس سے اس کی ذلّت ہوتی تھی مگر میں نے اُسے منع کر دیا۔ حاشیہ ص ۱۹۵

(د) صدہا معزز اور شریف انسان میری پاک زندگی کے گواہ ہیں۔ ص ۲۰۵

(ھ) مَیں بشر ہوں اور بشریت کے عوارض جیسا کہ سہو و نسیان اور غلطی یہ تمام انسانوں کی طرح مجھ میں بھی ہیں گو مَیں جانتا ہوں کہ کسی غلطی پر مجھے خدا تعالیٰ قائم نہیں رکھتا۔ ص ۲۷۱-۲۷۲

۱۳- مسیح موعود کا زمانہ

(۱) برکات اور ایمان کی واپسی اور قبول اور ردّ کا ہے۔ قبول کرنے والوں اور ردّ کرنے والوں دونوں کی مختلف حالتوں کا ذکر۔ ص ۹۲-۹۴

(۲) اس زمانہ میں تجدید ایمان کے لئے خوارق کی ضرورت تھی محض مباحثات اور وعظ کافی نہ تھے۔ ص ۷۴-۷۵

۱۴- مسیح موعود اور انگریزی گورنمنٹ

(ل) اپنے اور اپنے خاندان کے حالات کا تذکرہ

(ب) مرزا غلام مرتضیٰ نیک نام رئیس گورنمنٹ کا سچا اور مخلص وفادار تھا۔ دربار میں کرسی ملتی تھی۔ رئیسان پنجاب میں اُن کا اور مرزا غلام قادر مرحوم کا ذکر خیر ص۱۷۹-۱۸۰

(ج) انگریزی حکام کی چٹھیات کی نقول۔ ص۱۸۱-۱۸۵

(د) اپنی امداد کا ذکر۔ ص۱۸۵

(ھ) وہ شخص سخت ظلم کرتا ہے کہ جو میرے وجود کو گورنمنٹ کے لئے خطرناک ٹھیراتا ہے۔ ص۱۸۹

(و) مسلمانوں کو خدا اور رسول کا حکم ہے کہ جس گورنمنٹ کے ماتحت ہوں جیسے گورنمنٹ برطانیہ جس کے زیر سایہ ہمارے مال آبروئیں اور جانیں محفوظ ہیں وفاداری سے اس کی اطاعت کریں۔ ص۱۸۶-۱۸۷

(ز) میرے دعوے الہامی ہیں جن کو بعض شریر اہل غرض مختلف رنگوں میں گورنمنٹ تک پہنچاتے ہیں۔ اور الہام سے متعلق قانون الہٰی اور اس کی ضرورت ص۱۹۱

۱۵ - مسیح موعود اور الہام

(ل) مسیح موعود کی اپنے الہام کے لئے شرائط دیکھو "الہام"

(ب) جب تک آپ مامور نہ ہوئے آپنے اپنے الہامات کو ظاہر نہ فرمایا۔ ص۶۲

(ج) الہام سے متعلق قانون الہٰی اور اس کی ضرورت۔ ص۱۹۱

۱۶ - مسیح موعود اور مذہبی مخالفین

مذہبی امور میں اس قدر غصہ نہ بڑھایا جائے کہ مخالفوں کے حملوں کو جرائم کے نیچے لا کر گورنمنٹ سے ان کو سزا دلوائی جائے بلکہ صبر اور عفو سے اور مباحثات میں صبر اور اخلاق سے کام لینا چاہیئے۔ اسی لئے مؤلف امہات المومنین کو سزا دلانے کے لئے انجمن حمایت اسلام کے میموریل کے برخلاف آپ نے میموریل بھیجا۔ ص۱۸۶-۱۸۷

۱۷ - مسیح موعود کی تعلیم

(ل) اشتہار ۲۹ مئی ۱۸۹۸ء نیز ۲۷ فروری ۱۸۹۵ء کے اشتہارات میں اپنی تعلیم شائع کردہ کا خلاصہ - توحید الہٰی - خدا تعالیٰ کے بندوں سے ہمدردی وغیرہ ص۱۸۷-۱۸۸

(ب) میری ہدایات کا خلاصہ یہی ہے کہ صلحکاری اور غریبی سے زندگی بسر کرو۔ اور جس گورنمنٹ کے ہم ماتحت ہیں اس کے سچے خیر خواہ ہو جاؤ۔ ص۲۱۳

(ج) کوئی آدمی مسلمان نہیں بنتا جب تک کہ دوسروں کی ایسی ہمدردی نہیں کرتا جیسا کہ اپنے نفس کے لئے۔ کسی کی بدی مت چاہو۔ اعلیٰ تہذیب یہی ہے۔ وغیرہ ص۱۹۴

۱۸ - مسیح موعود کی کتب

میری کتابیں براہین احمدیہ سے لیکر "فریاد درد" یعنی البلاغ تک دیکھو ان میں معارف اور بلاغت کا جو نمونہ پیش کیا گیا ہے دوسری کتب میں سے اس کی نظیر کوئی پیش نہیں کر سکتا۔

۱۹ - مسیح موعود کی دعائیں

خدا تعالیٰ سے علم پاکر جانتا ہوں کہ دنیا کی مشکلات کے لیے جو دعائیں میری قبول ہو سکتی ہیں دوسروں کی ہرگز نہیں ہو سکتیں۔ اور جو قرآنی حقائق و معارف مع لوازم بلاغت و فصاحت میں لکھ سکتا ہوں دوسرا ہرگز نہیں لکھ سکتا۔ کسی کو میرے مقابل پر لاؤ۔ ص ۴۰۷

۲۰ - مسیح موعود اور اس سے متعلقہ مسائل

(الف) ہمارے دعویٰ کی بنیاد حضرت عیسیٰؑ کی وفات پر ہے۔

(ب) براہین احمدیہ میں میرا یہ اعتقاد ظاہر کرنا کہ حضرت عیسیٰؑ پھر واپس آئیں گے - یہ میری غلطی تھی جو اس الہام کے بھی مخالف تھی جو براہین احمدیہ میں لکھا گیا۔ اس سے ظاہر ہے کہ وہ الہامات میری بناوٹ اور منصوبہ سے نہیں تھے۔ ص ۲۷۲

(ج) جب حضرت عیسیٰؑ کی وفات ثابت ہو گئی تو مسیح موعود کی پیشگوئی کے اور کوئی معنے نہیں کہ جناب موصوف کی خو اور طبیعت پر کوئی اور شخص اس امت میں سے پیدا ہو۔ اور نزول کے لفظ سے مراد - مزید برآں تمام مامورین اللہ آسمانی کہلاتے ہیں اور جھوٹے زمینی۔ ص ۲۷۴ نیز دیکھو لفظ "نزول"

(د) آیت خاتم النبیین اور حدیث لانبی بعدی حضرت عیسیٰؑ کے آنے کو مانع ہیں۔ ص ۲۷۹ و ص ۳۹۳ و ص ۴۰۰

(ھ) صحیح بخاری میں آنے والے مسیح کا مسیح ناصری کے حلیے سے مختلف حلیہ ہونا بتاتا ہے کہ وہ اور ہے۔ ص ۲۷۹

(و) اسی طرح اماکم منکم اور امامکم منکم سے ظاہر ہے کہ آنیوالا مسیح امت میں سے ہوگا۔ ص ۲۷۹، ص ۴۰۰

(ز) اس اعتراض کا مفصل جواب کہ کیوں نہ یہ تمام حدیثیں موضوع قرار دی جائیں اور آنے والا کوئی نہ ہو - یہ ہے کہ یہ حدیثیں ایسے تواتر کی حد تک پہنچ گئی ہیں کہ عند العقل اس کا کذب محال ہے۔ دوسرے ان حدیثوں میں بڑی بڑی پیشگوئیاں تھیں جو پوری ہو چکی ہیں - اور ان کی مثالیں - حج کا رد کا جانا۔ خسوف و کسوف - طاعون - سورج میں ایک نشان ظاہر ہونا - ذو السنین ستارہ جاوا کی آگ وغیرہ - علماء کے غلط معنوں کی وجہ سے معتزلہ نے ان حدیثوں کو رد کر دیا

مگر ہمارے معنوں کی رو سے ان کا کوئی عقلمند انکار نہیں کر سکتا۔ ص ۲۷۹ - ۲۸۲ و ص ۳۰۵-۳۰۶ و ص ۳۱۵ و ص ۴۰۰-۴۰۱

(ح) مسیح موعود کے ظہور کی خبر نہ صرف احادیث میں بلکہ تورات اور انجیل اور قرآن سے ثابت ہے۔ ص ۲۸۲

(ط) موجودہ زمانہ کے فتن کا ذکر اور فتن کے مناسب حال ایک عظیم الشان مصلح کی ضرورت تھی جس سے اسلام کی روحانیت بحال ہو اور بیرونی حملے کرنے والے پسپا ہوں۔ ص ۲۸۲-۲۸۳ و ص ۲۸۹

(ی) آیت استخلاف میں مسیح موعود کے چودھویں صدی میں ظہور کے متعلق پیشگوئی اور سلسلہ موسویہ اور سلسلہ محمدیہ میں مشابہت کا ذکر۔ نہ صرف ظہور مسیح موعود کے وعدہ میں بلکہ زمانۂ ظہور اور مسیح موعود کی تکفیر اور علماء کی اخلاقی حالت اور ظاہری سلطنت کے زوال و ادبار میں بھی۔ فرق یہ ہے کہ اسرائیلی مسیح کے ظہور کا نشان یہودیوں کے زوال سلطنت اور محمدی مسیح کے ظہور کا نشان تثلیثی مذہب کے انحطاط کی علامت ہے۔ ص ۲۸۳-۲۸۵ وحاشیہ ص ۲۸۵ و ص ۲۹۴

(ک) مجھ میں اور حضرت عیسٰی میں بہت سی مشابہتیں پائی جاتی ہیں۔

(ل) مسیح عیسٰی کے زمانہ میں رومی گورنمنٹ نے اور میرے زمانہ میں انگریزی گورنمنٹ نے مذہبی آزادی دی ہے۔ دونوں حکومتوں نے اشاعت مذہب کیلئے تلوار نہ اٹھائی۔ اس لئے دونوں کے لئے مقدر تھا کہ وہ روحانی فساد کا روحانی طاقت سے علاج کریں۔ حاشیہ ص ۲۹۳

(م) مسیح موعود کے ظہور کے وقت ایمان اور قرآن کا اُٹھ جانا اور رُوح القدس کی پاک تاثیروں کا پھیلنا۔ شیطان کا شکست کھانا اور رُوح القدس کا غالب آنا۔ ص ۲۹۴-۲۹۵

(ن) مسیح موعود جنگ روحانی کی تحریک کے لئے آیا۔ اگر جہاد کرے تو وہ مسیح موعود ہی نہیں۔ ص ۲۹۵

(س) مسیح عیسٰی کے زمانہ میں ملت موسوی یونانی حکماء سے خطرناک طور پر متاثر تھی۔ اور امت مسلمہ یورپ کے فلسفہ سے مرعوب اور متأثر ہے۔ ص ۲۰۷-۲۰۸

(ع) جیسے ایک مسیح محض روحانی طاقت سے دین کو قائم کرنے والا اور محض رُوح القدس سے یقین اور ایمان کو پھیلانے والا موسوی سلسلہ کے آخر میں آیا۔ ایسا ہی اسی مدت کی مانند مثیل موسٰی کے سلسلہ کی خلافت کے آخر میں مسیح آیا۔ جیسے موسیٰؑ نے یہودیوں کو نہ صرف فرعون سے نجات دلائی بلکہ ایمان

معجزات

نبی متبوع کا معجزہ ہے۔ پھر جبکہ کرامت
بھی معجزہ ہوئی تو معجزات میں تفریق کرنا
ایمان داروں کا کام نہیں ہے۔ ص۳۰۹

مفتری

مفتری کو خدا تعالیٰ تباہ کر دیتا ہے۔
دیکھو زیر "مسیح موعود کی صداقت"

ملہم

بہت سے نابینا ملہم جن کے پیر گڑھے
میں سے نہیں نکلے ہمارے سلسلہ کے خاتمہ کی
پیشگوئیاں کرتے ہیں۔ وہ اگر توبہ کریں تو اُن کے
لئے بہتر ہے۔ خدا تعالےٰ کا قطعی وعدہ ہے کہ ہمارے
سلسلہ میں برکت ڈالے گا۔ ص۴۴۳

موسیٰؑ

موسیٰؑ نبی اپنے زمانہ میں سب سے زیادہ
حلیم اور متقی تھے۔ ص۱۵۴

مہدی

۱۔ کامل طور پر مہدی بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے کوئی نہیں۔ ص۷ و حاشیہ ص۲۹۷

۲۔ اوائل میں مہدی کی تکفیر و تکذیب ہوگی۔ پھر
کسوف و خسوف اور دیگر بہت سے نشانات
کا ظہور ہوگا۔ پھر اس کی قبولیت زمین
میں پھیل جائیگی۔ ص۱۱۸ - ۱۱۹
نیز دیکھو "مسیح موعود کی صداقت کے نشانات"

۳۔ مہدی سے متعلقہ احادیث متخالف و
متناقض ہیں۔ قدر مشترک جو ثابت ہے
وہ یہ ہے کہ مسیح حَکَم اور مہدی ہے۔ اور
روایات مہدی کے اختلافات کی مثالیں۔
ص۱۴۴ - ۱۴۷

۴۔ مسلمانوں کے نزدیک مہدی بنی فاطمہ سے
ہوگا۔ اور مسیح مہدی سے مل کر مخالفین اسلام
سے جنگ کرے گا۔ ص۱۹۳ و ص۲۱۹

۵ (ا) ایسے مہدی کا وجود ایک فرضی وجود ہے
بنی فاطمہ سے کوئی مہدی آنے والا نہیں۔
ایسی تمام حدیثیں موضوع اور بے اصل اور
بناوٹی ہیں۔ ص۱۹۳ و ص۲۰۷ و ص۲۵۴

(ب) جب وقت آجائے اور صاحب وقت
ظاہر آئے تو وہ اس قصہ کے عدم صحت کی
دلیل ہے۔ حاشیہ ص۲۵۸

۶۔ (ا) صحیح صرف اس قدر ہے کہ ایک شخص عیسیٰ
کے نام پر آئے گا۔ جو غربت مسکینی حلم
اور براہین شافیہ سے دلوں کو حق کی طرف
پھیرے گا۔ نہ لڑے گا۔ نہ خون کریگا۔
ص۱۹۳

(ب) خدا نے کھلے کھلے کلام اور نشانوں کے ساتھ
مجھے خبر دی ہے کہ وہ شخص تو ہی ہے۔
ص۱۹۳

(ج) خدائے رحیم و کریم نے میرے ظہور سے
صلحکاری کی بنیاد ڈالی۔ ص۱۹۴

۷۔ مہدی و مسیح خونی

اس اعتراض کا جواب کہ مسیح اور مہدی خونریز ہیں

کریگا۔ حدیث یضع الحرب کی رُو سے باطل ہے۔ وہ معارف اور حقائق اور نشانوں سے اتمام حجت کرے گا۔
ص ۲۵۹، ۲۷۹، ۲۹۰، ۳۱۱، ۴۵۵، ۴۶۰، ۴۶۱

۸ - مسیح موعود۔ دو مشابہت اس کے وجود میں ہونگی۔ ایک مشابہت حضرت مسیح سے جسکی وجہ سے وہ مسیح کہلائے گا۔ دوسری مشابہت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جس کی وجہ سے وہ مہدی کہلائے گا تائیدی حدیث۔ ص ۳۰۷، ص ۳۹۳ و ص ۳۹۹

۹ - مولوی لوگ ارادتاً بیہودہ باتیں پھیلاتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ مہدی کی بڑی نشانی یہ ہے کہ اس کے بدن میں بجائے خون کے دودھ ہوگا۔ ص ۳۱۸

۱۰ - (ا) حدیث لا مہدی الا عیسیٰ میں لطیف اشارہ کہ وہ ذوالبروزین ہوگا۔ دونوں شانوں مسیحیت اور مہدیت کا جامع ہوگا۔ اور اس کی تفصیل۔ ص ۳۹۴ - ۳۹۵

(ب) حدیث میں جو مہدی موعود کے بدن کے متعلق لکھا ہے۔ نصف حصہ عربی ہوگا اور نصف حصہ اسرائیلی اس میں اشارہ ہے کہ وہ شخص کچھ تو عیسیٰ کی صفات کا وارث ہوگا اور کچھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کا اور وہ میں ہوں۔ ص ۳۹۹ و ص ۴۰۸

۱۱ - مہدی موعود کا نام احمد اور محمد ہونے کی وجہ ص ۳۹۸ و ص ۴۲۵

۱۲ - محمد حسین بٹالوی کا عقیدہ درباره خونی مہدی بحوالہ اقتراب الساعۃ و حجج الکرامہ مؤلفہ نواب صدیق حسن خاں جنہیں مولوی بٹالوی نے اس صدی کا مجدد کہا ہے۔ اور اپنا اور اپنی جماعت کا عقیدہ۔ ص ۴۲۹ - ۴۳۳

۱۳ - (ا) غازی مسیح موعود اور مہدی

(ا) غازی مہدی اور غازی مسیح کے متعلق غیر احمدیوں کا عقیدہ کہ وہ تلوار سے سب کو مسلمان بنائے گا اور زمین پر کوئی کافر نہ رہے گا اور عیسائیوں سے جنگ کریگا وغیرہ۔ ص ۴۵۱ - ۴۵۳ و ص ۴۶۹

(ب) ہمارا مذہب اسلام حلم اور رفق اور نرمی کا ہے۔ کوئی نبی سفک و قتل کے لئے نہیں بھیجا گیا۔ اوائل اسلام میں جہاد دفاعی تھا۔ اب دین کے لئے نصاریٰ تلوار نہیں اٹھاتے اس لئے ہمارے دین کے لحاظ سے بھی قتال کرنا جائز نہیں۔ اور حدیث میں مسیح کے لئے یضع الحرب آیا ہے۔ ص ۴۵۳ - ۴۵۵ و ص ۴۶۰

(ج) غازی مہدی از نسل فاطمہ کے متعلق روایات مجروح و ضعیف ہیں۔ اسی لئے امام بخاری اور امام مسلم نے ان کا ذکر نہیں کیا۔ ص ۴۵۵

ج - مرنے کے بعد نجات اور سچی خوشحالی اور حقیقی سرور کا مالک وہ ہوگا جس نے زندہ اور حقیقی نور جو یقین اور معرفت تامہ ہے حاصل کر لیا۔ ص ۲۳۵

د - خدا تعالیٰ کی بندوں کے لئے اکمل اور اتم محبت جس سے قیامت میں نجات ہوگی - اس سے وابستہ ہے کہ انسان علاوہ ظاہری پاکیزگی کے خدا تعالیٰ کی طرف سچا رجوع کرے۔ ص ۳۳۷

نجم الہدیٰ

۱ - یہ کتاب حضرت مسیح موعودؑ نے عربی میں لکھی اور اس کا ترجمہ اردو اور فارسی میں عربی کے ساتھ ساتھ شائع کیا گیا۔ ص ۱-۱۵۰

۲ - عربی اردو خود حضرت مسیح موعودؑ نے لکھا اور فارسی اور انگریزی میں دوسرے دوستوں نے ترجمہ کیا۔ ص ۱۸-۱۹

۳ معجزات کو لکھنا شروع کیا اور جمعہ کی صبح تک پورا کر دیا۔ ص ۱۸

غرض تالیف رسالہ

نکات و معارف اور دقائق پر مشتمل اور مخالفوں پر اتمام حجت کیلئے لکھا گیا۔ خصوصاً وہ لوگ جنہوں نے آپ کی دعوت کا انکار کیا۔ ص ۱۸-۲۰

نزول

ا - نزول مسیح سے مراد یہ ہے کہ وہ ہتھیاروں کے ساتھ ظاہر نہیں ہوگا اور نہ لڑائیاں کرے گا۔ بلکہ اس کی بلوشاہت آسمانی ہوگی - اور اس کا حربہ اس کی دعا ہوگی اور ان علامتوں کا پورا ہونا۔ ص ۶۳

ب - مسیح اور اس کے محل نزول وغیرہ میں اختلاف کا ذکر - ص ۱۴۶

ج معتزلہ اور اکابر صوفیہ مسیح کا نزول بطور بروز مانتے ہیں - ص ۱۴۶

د - نزیل مسافر کو کہتے ہیں - اگر فرض کے طور پر حدیث میں آسمان کا لفظ بھی ہو تب بھی حرج نہیں کیونکہ تمام مامور من اللہ آسمانی - اور جھوٹے زمینی کہلاتے ہیں - ص ۲۲۴ و ۳۱۶

ھ - نواس بن سمعان سے مسلم میں مروی حدیث جو نزول مسیح سے متعلق ہے بوجہ قرآن کے متناقض ہونے کے مردود ہوگی یا از قبیل استعارات ماننی ہوگی - دمشق کے پاس مسیح کو اترتے دیکھنا ایک کشف تھا جیساکہ ابن عساکر کی روایت میں رأیت کا لفظ ہے - جیسے کہ دجّال کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے دیکھنا کشف تھا - اور اس کی صحیح تاویل - چونکہ مبدء تثلیث اور مخلوق پرستی اور صلیبی نجاست کا دمشق ہے - اس لئے وحی مبارک میں یہ ظاہر کیا گیا کہ مسیح موعود منارہ شرقی دمشق کے پاس ظاہر ہوا - اور یہ احتمال بھی ہے

کہ ایسی جگہ اس کا ظہور ہوگا جو دمشق سے مشرق کی طرف واقع ہوگی جس طرح کہ قادیان ہے۔ ص ۲۷۵ - ۲۷۸

و ص ۳۱۶ نیز دیکھو "دجال"

د - اس کی نظیر کوئی نہیں کہ کوئی شخص اس دنیا سے جاکر واپس آیا ہو - ہاں اس کی نظیر موجود ہے کہ کسی کے دوبارہ آنے کا وعدہ دیا گیا اور وہ وعدہ اس طرح پورا ہوا کہ ایک اور شخص اُس کی خو اور طبیعت پر آگیا - ص ۲۷۸ - ۲۷۹

ز - اگر مانا جائے کہ کوئی دوبارہ آسکتا ہے تو مسیح کے ایلیا کے دوبارہ آنے کی تاویل کو غلط قرار دے کر اُن کی نبوت سے انکار کرنا ہوگا۔ ص ۲۷۸

ح - مسیح کے دوبارہ آنے کو آیت خاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی بھی مانع ہے۔ ص ۲۷۹ و ص ۳۹۲ - ۳۹۳

ط - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے آیت قد انزل اللہ الیکم ذکرا رسولا میں نزول کا لفظ استعمال کیا گیا ہے - ص ۳۱۶ - ۳۱۷

ی - اس اعتراض کا جواب کہ حدیث فاقول کما قال العبد الصالح بتاتی ہے کہ حضرت عیسیٰ فوت نہیں ہوئے کیونکہ مشبّہ اور مشبّہ بہ میں فرق ہونا چاہیئے ص ۳۱۷ - ۳۱۸

ک - ایک گروہ اکابر صوفیہ نے نزول جسمانی سے انکار کیا ہے اور مسیح موعود کا نزول بطور بروز مانا ہے - کتاب اقتباس الانوار کا حوالہ اور ایلیا کا نزول بھی بروزی تھا ص ۳۸۲ - ۳۸۳

ل - اگر مسیح کا دوبارہ آنا مقصود ہوتا تو نزول کی بجائے رجوع لکھنا چاہیئے تھا - کیونکہ واپس آنے والے کو راجع کہتے ہیں ص ۳۹۲

نشانات

دیکھو ذیل "مسیح موعود کی صداقت کے نشانات"

نیز دیکھو "معجزات"

ا - نشان کی حقیقت

مخلصین کے دردناک تضرعات جو اپنے وقت پر ہوتے ہیں رحمت کے بادلوں کو اٹھاتے ہیں - آخر وہ ایک نشان کی صورت میں زمین پر نازل ہوتے ہیں - غرض جب کسی مردِ صادق ولی اللہ پر کوئی ظلم انتہا تک پہنچ جائے تو سمجھنا چاہیئے کہ اب کوئی نشان ظاہر ہوگا - ص ۱۵۸

نماز

نماز کا مغز اور رُوح بھی دُعا ہی ہے - ص ۲۴۱

و

وحی

ا - وحی وراء الحجاب از قبیل استعارات لطیفہ ہوتی ہے اور اس کی مثالیں - ص ۲۷۷

۲- وحیِ ولایت اور مکالماتِ الٰہیہ کا دروازہ بند نہیں ہے۔ ص۳۰۹

۳- نبی ماننے سے وحیِ نبوت جو منقطع ہو چکی ہے۔اس کا سلسلہ جاری ہونا ماننا پڑے گا۔کیونکہ جس میں شانِ نبوت باقی ہے اس کی وحی بلاشبہ نبوت کی وحی ہوگی۔ ص۲۹۲ ، ص۲۹۳

وساوس

شہزادہ والا گوہر کے وساوس

وسوسہ ۱ :- مسیح آسمان پر نہیں بلکہ اسی جہان میں خدا نے اس کو چھپایا ہوا ہے۔

جواب (الف) یہ دنیا میں کسی کا مذہب نہیں۔ ہاں مسلمان صوفیوں کے ایک گروہ کا یہ مذہب ہے کہ مسیح کا آسمان سے فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے نازل ہونا باطل ہے کیونکہ اس سے ایمان بالغیب نہیں رہتا۔ نیز کبائرِ ائمہ وفاتِ مسیح کے قائل ہیں۔ ص۳۸۱-۳۸۲

(ب) نزول کی مثال ایلیا کا نزول ہے۔ اس کا نزول بھی دراصل بروزی تھا۔ اسی طرح ایک گروہ صوفیوں کا مسیح موعود کے نزول کو بطور بروز مانتے ہیں۔ ص۳۸۲-۳۸۳

وسوسہ ۲ - توفی کے معنے بھرنے کے ہیں۔

جواب - قرآن اور لغت سے توفی کے استعمال کی مثالیں اور متعدد آیات واحادیث کا ذکر جن سے وفاتِ عیسٰی ثابت ہے۔ ص۳۸۴-۳۸۸

وسوسہ ۳ - دو حلیوں کا بیان ایک کشف ہے خواب میں ایک حلیہ دو حلیوں کی صورت میں دکھائی دے سکتا ہے۔ ص۴۰۹

جواب :- پیغمبرِ خدا کا کشف اور خواب وحی ہے۔اگر وحی میں اختلاف ہو تو اس سے تمام شریعت درہم برہم ہو جائے۔ ص۴۰۹

وسوسہ ۴ :- ہر ایک نبی کی شہادت نبی ہی دیتا چلا آیا ہے۔ ص۴۱۰

جواب :- یہ خود ساختہ قاعدہ ہے جس پر کوئی نصِ قرآنی یا حدیثی دلالت نہیں کرتی۔ اگر یہ درست ہو تو شہادت دینے والے نبی کی شہادت بھی کسی اور نبی کو دینی چاہیئے۔ اس سے تسلسل لازم آئیگا جو باطل ہے۔ اس لئے مستلزم باطل بھی باطل ہے ص۴۱۰

وسوسہ ۵ :- مسیح اُمتی ہو کر آئیگا۔ مگر نبوت اسکی شان میں مضمر ہوگی۔

جواب :- جبکہ شانِ نبوت اس کے ساتھ ہوگی اور خدا کے علم میں وہ نبی ہوگا تو اس کا آنا ختمِ نبوت کے منافی ہوگا۔ ص۴۱۱

وسوسہ ۶ :- نبی کا مثیل نبی ہوتا ہے۔

جواب :- غیر نبی بروز کے طور پر قائم مقام نبی ہو جاتا ہے۔یہی معنے حدیث علماء اُمتی

کا انبیاء بنی اسرائیل کے ہیں۔ یعنی علماء
مثیل انبیاء ہیں۔ صراط الذین انعمت
علیھم کی ہدایت سے غرض تشبہ بالانبیاء
ہے۔ ص ۴۱۱-۴۱۲

وسوسہ ۷ :- مسیح کے دوبارہ آنے کی دلیل
وجیھا فی الدنیا والآخرہ ہے۔ کیونکہ
پہلے انہوں نے عزت نہیں پائی۔ جب
دوبارہ آئیں گے تو ان کو وجاہت نصیب
ہوگی۔ ص ۴۱۲

جواب :- دنیا میں بھی راستبازوں میں مسیح
کی عزت ہوئی اور وجاہت مانی گئی۔
جیسا کہ یحییٰ نبی نے ان کو اپنی تمام
جماعت سمیت قبول کیا۔ وجاہت
کے لئے زندہ موجود ہونا بھی ضروری نہیں
کیا عیسیٰؑ کو دنیا میں وجاہت نصیب
نہیں ہوئی؟ جب کہ چالیس کروڑ انسان
ان کو خدا مانتا ہے۔ اور ان کا دوبارہ
آنا پہلی حالت اور مرتبہ سے متنزل ہو کر
آنا ہے۔ امتی بن کر امام مہدی کی اقتداء
کریں گے۔ علماء اُن کی تکفیر کریں گے۔
یہ اچھی وجاہت ہوگی۔ ص ۴۱۲-۴۱۴

وسوسہ ۸ :- باوجود مقدرت کے حج نہیں کیا۔ ص ۴۱۵

جواب :- مانع حج صرف زاد راہ کا ہونا ہی
نہیں بلکہ بہت سے امور ہیں۔ ان میں
سے ایک یہ بھی ہے کہ خود مکہ میں امن
کی صورت ہو۔ پہلے مکہ والوں سے میرے متعلق
فتویٰ کفر لاتے ہو اور پھر کہتے ہو کہ حج کرو
پھر یہ بھی تو بتاؤ کہ مسیح کا اوّل کام حج کرنا
ہے یا قتل دجّال اور اس کی سرکوبی ہے!
ص ۴۱۵-۴۱۷

وسوسہ ۹ :- آتھم کی پیشگوئی غلط نکلی

جواب :- وہ شرطی تھی اس نے شرط سے
دلی رجوع کر کے فائدہ اٹھایا۔ ص ۴۱۷-۴۱۸

وسوسہ ۱۰ :- لیکھرام کی پیشگوئی اور اس سے متعلق
دیکھو زیر "لیکھرام"

وسوسہ ۱۱ :- کسوف وخسوف کی حدیث
موضوع ہے۔

جواب :- نہایت صحیح ہے۔ دارقطنی کے
علاوہ حدیث کی اور کتابوں میں بھی ہے
جب ایک حدیث میں بیان کردہ پیشگوئی
پوری ہو گئی۔ تو وہ حدیث صحیح ہی سمجھی
جائیگی۔ ص ۴۱۸-۴۲۰

وسوسہ ۱۲ :- عربی تصانیف کے بے نظیری
کا دعویٰ غلط ہے۔

جواب :- امام آخر الزمان کے لئے ذوالبروزین
بن کر عیسوی اور محمدی برکات کا حامل
کرنا ضروری تھا پس فصاحت و بلاغت
محاربہ سے آپ کو حصّہ دیا گیا۔ ص ۴۲۰-۴۲۱

وسوسہ ۱۳ :- براہین کا بقیہ نہیں چھاپتے۔

جواب :- دیکھو زیر "براہین"

وسوسہ ۱۴ :- گورنمنٹ کی خوشامد کرتے ہیں
جواب :- خوشامد نہیں - وہ حق ہے جو ہر ایک نمک حلال رعیت کو ادا کرنا چاہیئے ص ۴۲۲
وسوسہ ۱۵ :- راولپنڈی والا بزرگ دہمی اور بزدل ہے اس لئے اس کے حق میں پیشگوئی کردی
جواب :- بزدل ہوتا تو مردِ میدان بن کر بزدلوں کے مخالف ہوکر ہماری تصدیق کیوں کرتا؟ آجکل ہماری طرف آنا گویا آگ پر قدم رکھنا ہے - جو کسی بزدل کا کام نہیں بلکہ بہادروں کا ہے - ص ۴۲۲-۴۲۳

وفاتِ مسیح علیٰ

۱ - آیت فلما توفیتنی سے وفاتِ مسیح پر استدلال اور توفی کے معنے - ص ۲۶۹ و ص ۴۵۶ نیز دیکھو لفظ "توفی"
۲ - امام بخاری امام ابن حزم و امام مالک بھی موتِ عیسیٰ کے قائل ہیں - اور ان کے زمانہ کے اکابر علماء سے ان کی مخالفت منقول نہیں - ص ۲۶۹ و ص ۳۱۷ و ص ۳۸۱
۳ - ہمارے دعویٰ کی بنیاد حضرت عیسیٰ کی وفات پر ہے - ص ۲۶۹
۴ - حدیث کہ حضرت عیسیٰ نے ۱۲۰ برس عمر پائی - ص ۲۷۳ و ص ۴۰۰
۵ - قد خلت من قبلہ الرسل کی آیت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کے انبیاء کے وفات پا جانے کے ثبوت کے طور پر حضرت ابوبکرؓ کا عام صحابہ کے مجمع میں پڑھنا - گویا اس طرح وفاتِ عیسیٰ پر اجماع ہوگیا - ص ۲۷۳ وحاشیہ
۶ - فیھا تحیون وفیھا تموتون کہ انسان کرۂ زمین کے سوا نہ دوسری جگہ زندگی بسر کر سکتا ہے - نہ مر سکتا ہے - ص ۲۷۳
۷ - مسیح نام یعنی بہت سیاح ہونا - اور مریم عیسیٰ اور معراج کی رات میں وفات شدہ ارواح میں ان کی روح کا پایا جانا - ص ۲۷۳ و ص ۳۹۴ و ص ۴۰۰
۸ - حدیث اگر موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے تو میری پیروی کرتے - ص ۲۷۳
۹ - وفاتِ مسیح کا ذکر - ص ۴۵۶

ھ

ہجرت

کوئی اولوالعزم نبی ایسا نہیں گذرا جس نے قوم کی ایذا کی وجہ سے ہجرت نہ کی ہو - حضرت عیسیٰ نے بھی تبلیغ کے بعد صلیبی فتنہ سے نجات پاکر ہندوستان کی طرف ہجرت کی - ص ۱۵۵ وحاشیہ ص ۱۶۲ و ص ۴۵۷

ی

یاجوج ماجوج

مسیح کا وقت یاجوج ماجوج کے ظہور کا زمانہ بتایا - جن سے مراد یوروپین عیسائی ہیں - یہ نام اجیج سے ہے جس میں اشارہ ہے کہ وہ لوگ آگ سے بہت کام لیں گے -

بنی اسرائیل کے نبیوں کی کتابوں میں یورپ کے لوگوں کو ہی یاجوج ماجوج ٹھہرایا ہے بلکہ ماسکو کا نام بھی لکھا ہے جو قدیم پایۂ تخت روس تھا۔ صفحہ ۲ و صفحہ ۴۲۲

یوز آسف

۱۔ محلہ خان یار سری نگر میں یوز آسف کی قبر کا پایا جانا۔ اور تبت سے ایک انجیل کا ملنا۔ حاشیہ صفحہ ۱۶۱ و صفحہ ۲۱۱

۲۔ یوز آسف سے متعلق ایک نادان مسلمان کے اس نظریہ کی تردید کہ یوز آسف سے مراد ندجۂ آسف ہوگا۔ حاشیہ در حاشیہ صفحہ ۱۶۱

۳۔ مزار عیسیٰ جو خانیار میں ہے اس کی تحقیق اور علمی تفتیش کے لئے ایک قافلہ بھیجے جانے کی تجویز۔ حاشیہ صفحہ ۱۶۳

۴۔ مزار محلہ خان یار یوز آسف شہزادہ نبی کا ہے۔ ۱۹۰۰ برس سے یہ مزار ہے۔ جو کشمیر میں کسی اور ملک سے آئے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے چھ سو برس پہلے گذرا ہے۔ اور دیگر علامات کا ذکر کہ وہ مسیح ہی ہیں۔ (مکتوب مولوی عبداللہ کشمیری) صفحہ ۱۶۷-۱۷۱ و صفحہ ۱۹۵

۵۔ یسوع کا یوز آسف بننا نہایت قرین قیاس ہے۔ جیسے انگریزی میں جیمز س بن گیا۔ حاشیہ صفحہ ۱۶۷ و صفحہ ۱۹۶

۶۔ نقشہ مزار یوز آسف نبی صفحہ ۱۷۱

۷۔ ان قرائن کا ذکر جن سے ثابت ہوتا ہے کہ یوز آسف سے مراد حضرت مسیح عیسیٰ ہیں حاشیہ صفحہ ۱۷۰ و صفحہ ۲۱۲

۸۔ قبر یوز آسف سے متعلق تاریخ کشمیر اعظمی کا حوالہ کہ یہ ایک پیغمبر کی قبر ہے۔ کسی حواری کی نہیں۔ مع حوالہ صفحہ ۱۷۲

یہود

۱۔ بعض یہودی بدھ مذہب میں بھی داخل ہوگئے دیکھو سول ملٹری گزٹ ۲۳/ فروری ۱۸۹۸ء جس میں یہود کے ملک ہند میں آنے اور افغان کے بنی اسرائیل میں سے ہونے کا ذکر ہے حاشیہ صفحہ ۱۹۲

۲۔ یہود پر ان کے شامت اعمال کی وجہ سے ہی بڑے بڑے عذاب نازل ہوئے بعض اوقات لاکھوں یہودی طاعون سے مارے گئے۔ صفحہ ۲۵۳

۳۔ یہود کا عقیدہ کہ مسیح نبی اللہ سے پہلے خود ایلیا کا دوبارہ آنا ضروری ہے علماء یہود کا متفقہ عقیدہ تھا۔ نہ کہ مثیل کا اس لئے مسیح کی تاویل کے کہ اس سے مراد یحیٰ ہیں وہ منکر ہوگئے اور اس طرح ایک استعارہ کو حقیقت پر محمول کرکے تباہ ہوگئے اور ایک لاثانی راستباز کو کافر ملحد کذاب قرار دیا۔ صفحہ ۲۵۴

۴۔ اسلام میں یہودی صفت لوگوں نے یہی طریق اختیار کیا اور ہر زمانہ میں خدا کے مقدس لوگوں کو حتیٰ کہ چودھویں صدی کے مجدد مسیح موعود کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک کیا۔ صفحہ ۲۵۴-۲۵۵۔ تمت